Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی محمد و آلہ اجمعین - اما بعد حمد و نعت کے بندہ خاکسار شیخ احمد دیوبندی
عرض کرتا ہے کہ آج تاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک خط میرے قدیم عنایت فرما سید مبارک علی صاحب
رئیس اعظم امروہہ ضلع مرادآباد معہ ایک مختصر رسالہ موسومہ حجۃ البالغہ مصنفہ مولوی بشیر علی صاحب
امروہوی باستدعاء تردید وارد ہوا میں جہانتک خیال کرتا ہوں ہرگز اس رسالہ کو اس قابل
نہیں پاتا کہ اوسکے جواب تردید میں اوقات ضائع کیا جائے کیونکہ تمام مطالب اس رسالہ کی کتاب
انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ و تنبیہ السائل و املان الہدیٰ میں لکھ چکا ہوں اور مولوی جہانگیر
خانصاحب شکوہ آبادی نے اسی آیت سورۂ نور پر زور دیا تھا جسمیں اونکی تمام تاویلات رکیکہ
کو بخوبی رد کیا گیا ہے اگرچہ مجھے لازم تھا کہ در جواب خط اپنے محترم عنایت فرما کے میں ایک رقعہ
میں حوالہ صفحات انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ وغیرہ لکھدیتا لیکن فقط اس غرض سے کہ میرے معتبر
کرم فرما اون سمجھیں کہ ہماری تحریر پر کچھ توجہ نہیں کی مجبور اسکا جواب لکھنا پڑا لیکن بہت سے
مضامین مردودہ کی اس رسالہ میں الحاق کیجاویگی مضمون رسالہ مذکور کیجا نقل کرتا ہوں دیسے
تھوڑی تھوڑی عبارت جسکی رد مدعا لگا کر ایکی نقل کیجاتی ہے - اور نام اس رسالہ کا

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چونکہ رد حجۃ البالغین ہے رسالہ تبلیغ البالغ لازالۃ حجۃ بالغہ رکہا خداوند کریم بطفیل معصومین اسکو مقبول انام کرے قولہ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہہ آیت قرآنی جو واسطے رد مذہب شیعہ کے کافی ہے اور نص ہے خلافت خلفاء راشدین پر قولہ تعالیٰ وعد اللہ الذین آمنو منکم وعملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کیئے اچہے البتہ اللہ خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا اون لوگون کو جو پہلے اون سے تہے اور البتہ جگہ دیگا دین اونکے کو جو پسند ہے واسطے اونکے اور البتہ البتہ بدل دیگا بعد اونکے خوف کے امن کو عبادت کرینگے میری نہین شریک کرینگے میرا کسی چیز کو اور جو کوئی کافر ہو ریگا بعد اسکے پس وہ لوگ بدکار ہین

اقول مصنف نے سخت دہوکہ کہایا ہے اس آیت سے مراد خلفاء نہین ہین بلکہ تمامہ امت محمدی مراد ہے اگر فقط جنکو بادشاہت ملی مراد ہون تو مذہب اہل سنت بیخ و بُن سے گرا جاتا ہے کیونکہ انحصار ایمان و عمل صالح کا فقط اون چند شخصون پر قرار پائیگا جنکو دنیاوی سلطنت سے بہرہ ملا ہے اور باقی اصحاب ابرار و صلحائے نامدار العقیدہ اہل سنت غیر مومن و غیر صالح قرار پائینگے اور نیز مصنف صاحب کو اگر سب نہین تو تینون مین سے دو ایک تو ایسے بہی نامزد کرنے پڑینگے جو بعد اس وعدہ کے خلفاء ہین کافر ہوے ہین کیونکہ وعدہ الٰہی دروغ نہین ہو سکتا اور فریق مخالف تو اسبات کو کیون ماننے لگا ہے ایک آیت مین سے اچہی باتین تو کسی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعلق کر لینے دے اور بری بری باتین چھوڑ دینے دے اگر اصحاب ثلثہ کو اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے تو پوری آیت کا مصداق ہونا پڑیگا تمکین فی الارض وخلافت وسلطنت مین توکسکو کلام ہی اور کون کہتا ہی کہ خلفاء ثلثہ عرب کے بادشاہ نہین ہوے کلام تو اسی مین ہے کہ آخر کی آیت پر کیا عمل کیا گیا ہے اور ایسا خلیفہ کون ہے جو بعد تمکین فی الارض اور حاصل کرنے ایسی بڑی سلطنت کے خدا کو بھول گیا اور کفران نعمت کرکے فاسق ہوا۔

آیت ہذا کے ٹھیک معنی اور مفہوم فقط یہہ ہی ہی کہ تمام بنی نوع انسان سے خطاب ہے کہ جو تم مین سے ایمان خدا و رسول پر لائینگے اور عمل صالح کرینگے اونکو زمین کا مالک کر دیا جائیگا جسطرح کہ ہمنے پہلون کو زمین کا مالک بنا دیا تہا یعنے امت موسوی کو اسمین تخصیص کسی خاص خلیفہ وغیرہ کے نہین ہے بلکہ عام مسلمان اس وعدہ مین شامل ہین اور چونکہ آیت ہذا مین بعد ذکر خوف کے امن کا بیان ہی تفاسیر اہل سنت مین درج ہے دیکھو تفسیر حسینی۔ وعدہ کرد خدا تعالیٰ امانرا کہ گرویدند از شما و کردند کارہاے شایستہ مراد بقول اشہر فقراء مہاجرین اند کہ بعد از ہجرت بمدینہ در منازل انصار جاے گرفتند خطاب شما بنی نوع انسان سے ہے اور ایسا ہی مراد من قبلہم سے قوم بنی اسرائیل ہی نہ کوئی خاص شخص۔

قولہ اٰمنوا فعل ماضی ہی دلالت کرتا ہی زمانہ گذشتہ پر تو سابق ہونا وعدہ سے ایمانکا ضرور ٹہرا اسواسطے یہہ لفظ (لا چکے ہین) صادق ہوگیا تو ثابت ہوگیا کہ جو لوگ آگے کو پیدا ہونگے یا ایمان بعد وعدہ کے لائے تو بموجب وعدہ کے خلیفہ نہین ہونیگے تو اون کا موعود من اللہ ہونا رد ہوا۔ اقول مصنف کی قرآن فہمی البتہ قابل داد ہے یہہ نہ سوچا کہ اگر آمنو فعل ماضی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو وہ مرکب فعل مضارع ہی یہہ ہی فعل ماضی ہی اور چونکہ وعمل مقدم ہی امنو پر تو صاف
ظاہر ہے کہ وعدہ پیشتر ہے ایمان لانیسے علاوہ ازین قرآن مجید مین ہر جگہہ پر جہان لفظ
آمنو وارد ہے اوسکے یہہ ہی معنے ہین کہ ایمان لائے یعنے لاچکا ہی یا آئندہ لائے جیساکہ
آیت وافی ہدایت (ان الذین امنوا والذین ہادوا والنصاریٰ والصابئون من امن باللہ
والیوم الآخر) اسمین تمام مومن داخل ہین جو قیامت تک ایمان لائین دوسری آیت
یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم الی آخرہ یا آنکہ حرف ندا
کے ساتہہ خطاب ہے مگر قیامت تلک کے مسلمان اس خطاب مین داخل ہین اگر نہین ہین
تو مصنف کے لئے وضو کرنا نماز پڑہنا روزہ رکہنا فرض نہین۔

قولہ اور یہہ جو مین نے کہا کہ بعد کفر کے ایمان لائے ہین اس سبب سے کہ آمنو فعل ہی اور فعل
دلالت کرتا ہے حدوث پر تو حدوث ایمانکا بعد کفر کے ہی ہوگا تو بموجب مذہب شیعہ حضرت
علی مرتضیٰ الذین امنوا مین نہین ہین بلکہ مومنین مین ہین لفظ مومن اسم ہے دلالت
کرتا ہے ثبوت پر تو مومنین مین ہین۔ الذین آمنوا مین نہین ہین کس سبب سے کہ اگر الذین
آمنوا مین ہون تو کسیوقت مین لفظ کفر کا اونکے واسطے ثابت ہو جائیگا اور یہہ منافی اونکے
عصمت کی ہی تو ہی موعود من اللہ نہوئے اور یا معصوم نہین اور عصمت جناب امیر کی
اصل ہی مذہب شیعہ کی یہہ جڑ اوکہڑ کر جاریگی اور بموجب مذہب اہل سنت والجماعت کے
جناب امیر موعود من اللہ اور والذین آمنوا کی حد مین شامل اور صحابہ کی ہین اور معصومین مین نہین ہین

اقول معنے قرآن مین اپنی طرف سے کم وبیش کرنا تحریف ہی اور کلام ربانی مین تحریف کرنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمان کا کام نہین لیکن جو مصنف صاحب نے جدید توجیہہ نکالی ہے وہ نہایت ہی عمدہ
ہی سب سے پہلے تو خود ایمان کھو چکے یعنے اگر پہلے کافر یا مشرک نہ تھے تو ابتک ایمان سے
محروم ہین کیونکہ اونکے نزدیک جبتک پیشتر کا کفر ثابت ہنو ایمان ہی حادث نہین
ہوسکتا اور عدم ایمان مصنف اس سے بھی ثابت ہی کہ بموجب عقیدۂ اہل سنت جمیع انبیا
مرسلین ازلی مومن ہوتے ہین مصنف کی اس توجیہہ سے لازم آیا کہ اگر پیغمبر اولوالعزم بھی
کسی مدت تک کافر رہے ہون تو اونکا ایمان ثابت ہوگا ورنہ نہین کیونکہ حدوث ایمان کا
بعد کفر ہی کے ہوگا تیسری وجہ عدم ایمان مصنف کی یہہ ہی کہ مخالف قرآن پاک کے ہوے
یعنے قرآن مجید مین اللہ تعالے نے پیغمبری اور امامت کے لئے یہ قید لگادی ہی کہ جسنے
کبھی کچھہ بھی ظلم کیا ہے وہ نبی یا امام ہو سکیگا جیساکہ وارد ہی قال من ذریتی قال
لاینال عھدی الظالمین یعنے جبکہ خداوند کریم نے ابراہیم سے خطاب کیا کہ مین نے تجھکو
آدمیونکا امام مقرر کیا تو حضرت نے اپنی اولاد کے لیئے بھی خواست کی کہ یہ رتبہ انکو
بھی عطا ہو تو جواب دیا خداوند تعالے نے کہ تیری اولاد مین سے جو لوگ ظلم کرنیوالے
ہین اونکو میرا عہد نہین پہونچیگا اور ظالم مشرک کافر سے بڑھکر کون ہوسکتا ہی جسنے اپنے
اوپر بھی اور خدائیتعالے پر بھی ظلم کیا ہی۔ اسلیئے جو شخص ایک لمحہ کے لیئے بھی کافر یا مشرک رہا
ہے وہ پیغمبر یا امام نہین ہوسکتا مصنف صاحب نے معنے کے بالکل خلاف مراد لی ہی اگر آمنوا
کے صیغۂ ماضی پر زور دیا تھا تو اسکے معنے صاف یہہ ہوے کہ جو لوگ ایمان لاچکے ہین یعنی قدیم
سے مومن ہین وہ اس وعدۂ الٰہی مین داخل ہین نہ کہ جو بعد مین ایمان لائینگے یہ کافر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشرک تھے اور تیس تیس چالیس چالیس سال تک کفر و شرک و فسق و فجور مین مبتلا رہے ہین اگر وہ بعد اس عمر کے ایمان بھی لائینگے تو قابل داخل ہونے اس عہد کے ہونگے اور تائید مین اس توجیہ کے صریحاً آیت دیگر موجود ہے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے لا ینال عہدی الظالمین لیکن افسوس ہے کہ مولف ملاجنا ولٹی تعبیر کی اصل یہہ ہے کہ جو شخص مخالفت رسول و اہلبیت رسول اختیار کرتا ہے عقل اوسکی ضرور اولٹ جاتی ہے سب سے زیادہ طرفہ مصنف صاحب کی تقریر یہہ ہے کہ لفظ مومنین اور الذین آمنوا باہم مغائر مین ایک معنی ہین ہین ناظرین بالانصاف غور کرین کہ مومنین کے کیا معنے ہین یعنے اگر کوئی سوال کرے کہ مومنین کسکو کہتے ہین تو اوسکا جواب ہر شخص یہی دیگا کہ الذین آمنوا یعنے جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہین خواہ وہ بوڑھے ہوکر لائے ہون مثل خلفا ثلثہ کے یا بچپن مین ایمان لائے ہون مثل علی مرتضی کے یا مومنین موقنین کے گھر مین پیدا ہوئے ہون مثل حسنین علیہما السلام کے وہ سب کے سب ایمان لانیوالے اور مومنین کہلاتے ہین گو مراتب مین اونکے فرق بُعد المشرقین کا ہو یعنے جو لوگ اوہیڑ ہو کر ایمان لائے ہین اونکے دلون مین زنگ کفر و نفاق بھرا ہوا ہوتا ہے اور جو بچپن مین لائے ہین اونکو زنگ کی ہوا بھی نہین لگی اسی لیے اللہ تعالی نے ایسے لوگون کے خلیفہ یا امام ہونے کی مخالفت کی ہے مصنف نے جو لفظ مومن اور الذین آمنوا کی بحث کی ہے بالکل بے سوچے سمجھے جو منہ پر آیا کہدیا اور کچھہ غور و فکر نہین کیا کیونکہ الذین آمنوا سے تو پیغمبران اولی العزم بھی باہر نہین حضرت ابراہیم کے ہی ایمان لانیکا قصہ مشہور ہے گو اسیطرح پیغمبر لوگ بھی کسی نہ کسی وقت مین ایمان لاتے ہین اور بعد رشد ایمان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منافی عصمت نہین ہان اگر حدوث ایمان مین زیادہ لبعد شرک خلفاء ثلاثہ کے واقع ہو تو
البتہ حدوث ایمان بعد کفر کے سمجھا جائیگا اور رجونا بالتی مین ہی ایمان لائے ہین اونکا
دامن عصمت کفر کے دھبہ سے پاک ہے جیساکہ حضرت علی علیہ السلام کی نسبت صواعق
مین ہے۔ اسلم وہو ابن عشر سنین و قیل تسع و قیل ثمان و قیل دون ذالک قدیما۔ یہہ ایمان بغیر
کفر سابقہ کے ہے علاوہ برین مولف کی یہہ تو بالکل اولٹی تقریر ہے کیونکہ جب آمنوا
بصیغہ ماضی ہی تو اوسمین مومنین قدیم بدرجہ اولی داخل ہین اور مومنین جدید بتکلف
داخل ہوتے ہین اگر یومنون بصیغہ مضارع واقع ہوتا تو کہہ بہی سکتے ہین کہ مومنین
قدیم اس سے مراد نہین ہے۔ علاوہ ازین آیت مستدلہ مصنف اگرچہ جمیع مسلمانان کی نسبت
ہی لیکن عوام مسلمان خلیفہ یا امام نہین ہو سکتے کیونکہ حدیث صحیح مین اہل سنت کو وارد
ہو چکا ہے۔ کہ الائمۃ من القریش یعنے امام و خلیفہ فقط قریش یعنے نسل ابراہیمی سے
ہونگے اور اسی دلیل سے حضرت ابوبکر نے انصار کو امارت سے روکا۔ پس جو لوگ آل ابراہیم سے
ایمان لائے وہ مصداق اس آیت کے ہو سکتے ہین لیکن بموجب دوسری آیت کے
جسکا حوالہ اوپر گذرا ایسے لوگ خلافت و امامت سے محروم کئے گئے جو اپنی عمر مین کبھی
کافر یا مشرک رہ چکے تھے اب مصنف کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر اس آیت مین مراد وحدہ
شخصی ہے تو اسکے مصداق فقط علی مرتضے ہین۔

قولہ اور منکم مین ضمیر خطاب کی ہی تو معلوم ہوا کہ جو حاضرین اوسوقت کے ہین اونمین سے
ہی خلیفہ ہونگے اگرچہ بواسطے تبعیض کے ہو یا وہ خود حاضرین مین اوسوقت کے ہونگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو منّت بیانیہ ہو باوجود تعین شخصی کے اطلاق وعدہ خلافت کا سب پر ایسی مثال ہو کہ بادشاہ ہند ملکہ معظمہ ہے مگر سلطنت انگریزون کی کہلائی جاتی ہو ایسے صحابہ کیواسطے وعدہ ہوا کہ تمکو خلیفہ کیا جاویگا یعنے تم مین سے ایک کو خلیفہ کیا جاویگا اور تم سب اوسکے تابع رہوگے تو وہی وعدہ خلافت تم سبکو ہی ہے۔

اقول منکم کے خطاب سے کیا اچھا استدلال کیا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مولف صاحب نے خوض فکر جو چاہتے ہین لکہدیتے ہین حالانکہ لفظ من واسطے استثناء کے آتا ہی اور صریح ظاہر ہے کہ وعدہ اون لوگون سے ہے جو خطاب منکم سے غیر ہین اور جو لوگ خطاب منکم مین داخل ہین وہ مشرک اور کافر ہین اور چونکہ مولف صاحب نے بہت زور اور اصرار کے ساتھہ تسلیم کیا ہی کہ لفظ منکم مین جو خطاب ہی وہ اصحاب ممدوح اہل سنت سے ہے اسلیئے کفر و شرک اور عدم ایمان و اسلام اونکا ثابت ہوگیا کیونکہ عبارت قرآن یہ ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم یعنے وعدہ کیا ہے خدا نے اون لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے ہین۔ اب دیکھو کہ کن مین سے ایمان لائے ہین یعنے ایک جماعت غیر مومن اور غیر مسلم سے خطاب ہی کہ خدا نے اون سے وعدہ کیا ہی کہ جو تم مین سے ایمان لائے ہین یعنے ایمان لانیوالے جدا اور مستثنی ہوگئے ہین اور اوس جماعت سے جنسے خطاب منکم بولا گیا ہی ہان اگر خطاب مسلمانون سے ہوتا تو اور بجائے منکم کے من المومنین ہوتا یعنے یہہ ہوتا کہ اللہ تعالے وعدہ کرتا ہے اون لوگون سے جو مسلمانون مین سے نیک بندے ہین تو خلافت شخصی سے مراد ہو سکتی ہی اور جنکی نیکبختی ثابت ہوتی اونکی خلافت بہی مسلم ہوجاتی مگر تاہم تاویل مولف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب بہی درست نہ آتی کیونکہ بموجب مرویہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم آنحضرت صلعم نے
بارہ خلیفون کا ہونا بیان فرمایا اور علمائے اہلسنت نے بارہ خلیفون کی عدت مین
یزید اور عبدالملک اور ولید و عمر بن عبدالعزیز وغیرہ شمار کیے ہین بروقت نزول
اس آیتہ کے غایت درجہ خلفاء اربعہ ہون باقی آٹھہ خلیفہ کیسے شامل کردیے گئے۔
جو مثال انگریزون کی سلطنت کی دی ہی وہ مخالف مراد مصنف کے ہے کیونکہ اوس سے
بہی مراد شخصی سلطنت نہین بلکہ یہہ مطلب کہ خداتعالےٰ نے مثلاً تجویز کیا کہ اتنے عرصہ
تک انگریزون مین سلطنت رہیگی اور اوس عرصہ مین خواہ کتنے بادشاہ بدلجاوین مگر
سلطنت انگریزونکی ہی کہلائیگی ایسا ہی خدا نے یہہ وعدہ مسلمانون سے کیا ہی اور تشریح
وتفسیر اسکی رسول خدا نے فرمادی ہی کہ مسلمانون کی سلطنت مین جبتک وہ قائم رہے
بارہ خلیفہ ہونگے اور بارہ خلیفہ کا ہونا صحابہ مین منحصر محض لغو ہی اور یہہ امر کہ غیر صحابہ کوئی
خلیفہ یا بادشاہ اسلام نہوگا خلاف بدیہیات ومسلمات ہی۔ کیونکہ گروہ اصحاب کے
مرجانے کے بعد بہی سلطنت اسلامی باقی رہی ہے۔

قولہ مگر غیر صحابہ موعود من اللہ نہین ہوسکتے پہر بعد وعدے کے جو پیدا ہونگے یا بعد وعدہ کے جو
ایمان لائینگے یا مومنین جو بعد کو پیدا ہونگے جیسے کہ آئمہ جنکو شیعہ معصوم کہتے ہین وہ موعود من اللہ
نہین ہین ۱۲ قول وبہ نستعین آئمہ علیہم السلام جو ذریت رسول اللہ ہین جنکا ایمان روز ازل
سے ثابت و محقق ہے جنکے اسماء مبارک اونکی پیدائش سے ہزارون برس پہلے پیغمبرو نبیون کے ذریعہ سے
ظاہر کیے گئے وہ تو مصنف اور اونکے ہم مذہبون کے نزدیک موعود من اللہ نہین ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر یزید پلید و عبدالملک و ولید وغیرہ موعود من اللہ ہین اسی سے اس فرقہ کی ایمان
واسلام کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ اون لوگون کو ذریت رسول اللہؐ سے کسقدر نفرت اور
اونکے دشمنون سے جنکے حق مین رسول اللہؐ نے لعنت کی ہے کسقدر رغبت ہی۔

قولہ وعملوا الصلحت۔ یعنے عمل کرچکے ہین نیک یعنے جہاد کا فرد ان سے جسکے صلہ مین یہہ
وعدہ دیاگیا ہے اور یہہ اونہین کو چاہیئے تہا یہہ کچہہ معنے نہین رکہتا کہ جہاد تو کیا ہو
اونہون نے اور وعدے دئیے جاوین بعد کے لوگ حاضرین مجاہدین کچہہ مستفید ہون۔

اقول یہہ سچ ہی جادو وہ جو سر پہ چڑہکر بولے۔ آخر سچ سچ ہی ہے اور باطل باطل ہی ہی
کبہی نہ کبہی حق زبان پر جاری ہوجاتا ہی۔ مصنف صاحب نے خدا لگتی فقط ایک یہہ ہی بات
کہی ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ تو کوئی کرے اور وعدہ خلافت کسی اور کو دیا جاوے ہم بہی اس
رائے سے اتفاق کرتے ہین اور مصنف صاحب کو توجہ دلاتے ہین کہ براہ عنایت مغازی
آنحضرت صلعم کو بنظر غور ملاحظہ فرماوین اگرچہ بعض جہال و نادان فتوحات زمانہ حضرت
ابوبکر و عمر کو اونکے جہاد فی سبیل اللہ مین ذکر کردیتے ہین لیکن درحقیقت اونکے جہاد مین
وہ فتوحات داخل نہین ہوسکتے ہین کیونکہ جہاد وہ ہی جو بہ نفس خود کیا جاوے جیساکہ قرآن
مجید مین وارد ہی جاھدو فی سبیل اللہ بانفسھم الخ اگر اس باریک بات کو مصنف
صاحب سمجہے ہون تو اس مثال مین سمجہہ سکینگے کہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کی افواج ہمیشہ فتوحات
نمایان حاصل کرتے ہین لیکن جو شخص ان فتوحات کے بہروسہ پر یون کہے کہ ملکہ معظمہ بڑی
شجاع اور بڑی جنگ آزما ہین تو صریحاً اوسکی جہالت کی دلیل ہی۔ علاوہ اسکے جب مصنف صاحب نے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب اعمال مین صیغہ ماضی کو خود ہی قید لگا دی ہی تو آیندہ اعمال کا کچھہ جو رہی نرہا اسلیئے لازم آیا کہ مغازی آنحضرت صلعم کو بھی دیکھا جاوے اور جنکی نسبت جہاد فی سبیل اللہ کرنا ثابت ہو اونہیکو مصداق اس آیت کا سمجھا جاوے اور جن جنکی نسبت یہہ ظاہر ہو کہ کبھی کسی کافر کو اونسے لڑائی مین قتل نہین کیا کبھی اپنے بدن پر زخم سوزن تک نہین کہایا مثل بہیڑ کے بقالون تره فروشونکے لشکر کے ساتہہ رہتے ہو اگر خدا نخواستہ کسی جگہہ لڑائی پر مامور بھی ہو گیئے تو فرار ہو گئے تو ایسے لوگ بموجب عقیدہ مصنف بہی قابل خلافت نہین ہو سکتے نہ وہ اس وعدہ مین شامل رہین ہ اور نہ خدا تعالی انسے نا انصافی کر سکتا ہے کہ جہاد تو اور لوگ کرین اور وعدہ خلفاء ثلثہ سے کیا جاوے دیکھیئے پہلا غزوہ بدر ہے چارون خلیفون کی نسبت دیکھہ جاؤ کہ کس کس نے کیا کیا کام کیا۔

حضرت عثمان کو تو مستثنی کرو کہ اصحاب اہل بدر مین منتظم ہی نہین ہین جو صحابہ مین باعث فضیلت سمجھا جاتا ہی۔ اب رہی تین شخص ابوبکر و عمر و علی مرتضی حضرت ابوبکر تو بقول شخصے جان کہ ارے میان سبکے سب تو لڑائی پر ہی چلے جاتے ہو کوئی ڈیرے کی بہی رکھوالی کریگا کیا ڈیرہ کیسکو کہا جائیگا لقمہ کر جائیگا دیکھو ہم ڈیرہ کی رکہوالی پر رہتے مین۔ وہ حضرت تو اس بہانہ سے عریش مین جا چھپے باقی رہے حضرت عمر اگر کسی کافر سے لڑی ہون یا کیسکو مارا ہو یا خود کوئی زخم کہایا ہو تو بتلا دیجئے ہان البتہ جو کچھہ غزا و جہاد کیا ہی وہ حضرت علی اور حمزہ سید الشہدا ابو عبیدہ ابن عم رسول خدا نے کیا اور سچ ہے پرائی آگ مین کون جلتا ہی مرنے کی جگہہ تو اپنے عزیز قریب ہی پہونچتے تھے اور خلافت کے لیئے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب ساٹھ اور ستر جمع ہو گئے دیکھو کتب سیر و مغازی کہ بدر مین جس قدر کافر ملے
گئے اونمین سے نصف حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

تفصیل اسکی انوار الہدی سے معلوم کر سکتے ہو کہ اوسمین کتب معتبرہ اہل سنت ہی جنکے حوالے درج ہین۔ لکھا گیا ہے حضرت عمر نے میدان مین تو دم مارا ڈیرہ پر ہیچ سمجھکر قیدیونکی قتل کرنے پر خوب ہی تلوار کھائی اگر اسیکا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے تو واہ ری بر حال جہاد۔ دوسرے غزوہ احد لیجئے اصحاب ثلثہ نے تو ایک کافر کو بھی نہ مارا نہ خود کوئی زخم کھایا حضرت عثمان تو ایسے فرار ہوئے کہ تین روز بعد مدینہ مین واپس آئے اسلام کو خیرباد کہکر ابوسفیان کے ساتھ مکہ ہی سدھار گئے تھے حضرت ابوبکر و عمر بھی میدان سے بھاگ گئے اور ابوسفیان سے خط امان لکھوانے اور بت پرستی پر عود کرنیکا وعدہ کرکے عبداللہ بن ابی سے سفارش کی درخواست کی۔ اگر اسپر بھی جہاد کا نام لیتے ہوئے شرم نہ آئی تو خدا کی مرضی۔ دیکھو معارک اسد اللہ الغالب کے مدارج النبوت وغیرہ کتب معتبرہ اہل سنت مین کہ سب اصحاب حضرت کے بھاگ گئے صرف حضرت علی قائم رہے۔

تیسرا جنگ احزاب ہے حضرت عثمان کا تو بعد فرار احد کے کسی معرکہ مین نام ہی نہ سنو گے۔ رہے شیخین اونکا جہاد کرنا ہرگز ثابت نہین اب رہی علی مرتضی دیکھو کیسے معارک کتب اہلسنت مین درج ہین یہان تک کہ رسول خدا نے فرمایا لمبارزت علی ابن ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامہ معارک جنگ خندق مین سے بڑا معارکہ عمرو بن عبدود

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی لڑائی کا ہی جسکے ساتھہ لڑنے کیلئے تین بار رسول خدا نے شیخین وغیرہ صحابہ کو حکم دیا اور پہر خاص کر حضرت عمر کو حکم دیا مگر مارے خوف کے اوسکے مقابلہ کو نہ گئے اور حضرت علی نے جاکر اوسکو قتل کیا معرکہ خیبر کا حال اظہر من الشمس ہے تین روز پے درپے حضرت ابوبکر و عمر میدان سے فرار ہوکر آئے تیسرے روز آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کل مین علم لشکر ایسے کرار کو دونگا جو بہاگنے والا نہین اور خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہی اور خدا و رسول اوسکو دوست رکہتے ہین وہ بغیر فتح کئے ہوئے نہ لوٹیگا وہ کرار کون تہا علی مرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ تہے جنہون نے اوس حارث و مرحب کو قتل کیا جو شیخین کو بہگایا کرتے تہے معرکہ حنین سے شیخین کا بہاگنا اور حضرت صلعم کا اصحاب السمرہ کہکر آواز دلانا سبکو معلوم ہی اسپر بہی اگر شیخین کی نسبت جہاد فی سبیل اللہ کا الزام لگایا جاوے تو بڑی شرم اور ندامت کی بات ہے اور پہر بہگوڑون کو اس آیت کے مصداق بنانا کتنی بڑی ہٹ دہرمی ہی کہ بقول مصنف صاحب یہہ کچہہ معنی نہین نکلتا کہ جہاد تو کیا اور ون نے اور وعدہ دیئے جاوین اور لوگ۔ اے ناانصافو کبہی تو خدا سے ڈرا کرو۔

قولہ پس سابق ہونا ایمان اور عمل کا وعدہ سے نصاً ثابت ہی اوسکا منکر کافر ہے اہل تشیع دعوئی ایمان کرتے ہین اور دعوی ایمان مع انکار نص کے جمع نہین ہوسکتا اگر انکار نص کا کرینگے تو کافر ہو جاینگے مومن نہ رہینگے اور اگر انکار نص کا نکرینگے اور تسلیم نص کرینگے تو شیعہ نہ رہینگے۔

اقول۔ یہہ قول بہی مصنف کا رکاکت سے خالی نہین کیونکہ کوئی دلیل ایسی نہین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ وعدہ پر ایمان و عمل کا تقدم ثابت ہو کہ جسطرح آمنوا و عملو الصلحت بصیغہ ماضی ہین ویسی ہی وَعَدَ بصیغہ ماضی ہی ہان اگر وعدہ بصیغہ مضارع واقعہ ہوتا اور آمنوا و عملو بصیغہ ماضی ہوتی تو کہہ سکتے تہے کہ وعدہ پر ایمان و عمل مقدم ہین اور جبکہ قرآن ہین وعَدَ بصیغہ ماضی ہے اور کوئی جاہل وَعَدَ کو بمعنے یَعِدُ بصیغہ مضارع بیان کرے اور اوسپر مثل مصنف کے اصرار بہی کرے تو صریحاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہی۔

پس یہہ آیت اور آیہ لاینال عہدی الظالمین نص صریح ہین اسبات پر کہ خلفاء ثلثہ قابلیت خلافت نہین رکہتے تہے اگر اونکو کوئی شخص قابل خلافت سمجہے اور مصداق اس آیۃ محولہ کا خیال کرے تو وہ صریحاً مخالفت نص قرآنی کی کرتا ہی اور مخالفت کرنا نص قرآنی کا صریح کفر ہے۔ پس اگر حضرات اہل سنت دعویدار اسلام ہین تو دعوے اسلام مع انکار نص جمع نہین ہو سکتا اگر انکار نص کا کرینگے تو کافر ہو جاوینگے مسلمان نرہینگے اور اگر انکار نص کا نکرینگے اور تسلیم نصوص کرینگے تو سنی نرہینگے۔

قولہ لیستخلفنہم فے الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ یعنے خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا اونکو جو پہلے اونکے تہے۔ یہہ تشبیہہ ثابت ہوتی ہی نسبت خلافت فے الارض کے یعنی بادشاہت زمین مین ہوگی جیسے پہلے لوگون کو ہوئی ہی اور یہہ وعدہ وفا ہوا سب خلفاء راشدین کیواسطے۔ اقول یہہ وعدہ خلفاء راشدین تک ہی محدود نہین رہا بلکہ ابتک یہہ وعدہ باقی ہی مصنف کے فقط سمجہنے کی غلطی ہے اب بہی مسلمان کی عملداری اکثر ممالک مین موجود ہے خصوصاً وہ خلافت جو قریش کی قوم پر منحصر ہے پانسو برس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

زیادہ عرصہ تک عرب مین ہو سلسلہ اسکا منقطع نہین ہوا چار طبقونمین متواتر پانچسو برس سے
زیادہ سلطنت رہی۔ خلفاء اربعہ کے خلفاء بنی امیہ کے خلفاء بنی عباس خلفاء فاطمہ عبیدیہ۔

قولہ لیکن ثبوت خلافت اول ابوبکر صدیق کیواسطے ہوا کہ اپنے عہد مین خلیفہ رسول اللہ کہلائے زبانی سب خلقت کی

اقول زبانی سب خلقت کے خلیفہ کہلانے سے اثبات خلافت نہین ہوسکتا کیونکہ
خلقت نے نمرود اور شداد اور فرعون کو خدا کہا تہا مگر اون لوگون کے کہدینے سے
وہ خدا نہین ہوگئے اسی پر قیاس کر لو اپنی اثبات خلافت کو۔

قولہ سب مہاجر و انصار نے بیعت کی اور جناب امیر نے تین دفعہ اسواسطے کہ کوئی دعوے نکرے
اسبات کا کہ جناب امیر نے بیعت نہین کی اور کسیوقت مین اختلاف نہین کیا۔

اقول یہہ ہی قول دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ جناب امیر نے بیعت ہی نہین کی آپ ہی
تو غور فرماوین کہ جب سب صحابہ نے ایک ایک دفعہ بیعت کی تو حضرت علی کی نسبت
تین دفعہ بیعت کرنا کیون بیان کیا گیا او جہوٹا اور سچا ایسی ہی باتون سے ثابت ہوتا ہے
اور معلوم ہوتا ہی کہ واضع نے یہہ ہی بندش لگائی ہی اور اسی لیئے یہہ دروغ بات بنائی
ہی کہ کوئی بقول مصنف یہہ نہ کہے کہ حضرت علی نے بیعت نہین کی مگر عقلمند لوگ تو اس
امر سے ہی تاڑ گئے کہ ضرور کچہہ دال مین کالا ہے۔

قولہ باوجودیکہ آپ دبے ہوئے نہ تہے اور اسد اللہ الغالب تہے اور شیرون پر اطلاق
جُبن کا نہین ہوسکتا مگر شیعہ ابہی تک اطلاق جُبن کا کئے جاتے ہین چنانچہ جامع
عباسی مین حضرت فاطمہ سے نقل کرتے ہین کہ ہمچو جُبانان در خانہ گریختہ و دشمنان

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیدار ند دیبرند و تو از جائے خود حرکت نمیکنی۔

اقول یہہ حجت رکیک ہر سنی کی زبان پر آتی ہے اور بارہا خود مین اس حجت کو بوجہ حسن تردید کر چکا ہون مگر آج تک کسی سنی صاحب نے اوسکا تو جواب ندیا اور کمال بیحیائی سے پہر وہی کلمہ زبان پر لے آتے ہین بہلا کہین بے غیرتی کا ٹہکانا ہے کہ تمام مطالب جو رسالہ مین مرقوم ہین کتاب انوار الہدی و شمس الضحی و تنبیہ السائل و اعلان الہدی وغیرہ مولفات حقیر مین جو تمام ہندوستان مین شائع ہین کامل طور سے تردید انکی ہوئی ہے مگر اونکے جواب کا تو کسی سنی صاحب کو حوصلہ ہوا اور بقول چہارا کی مارے تو جانون پہر وہی رد شدہ باتون کو لکہنے لگتے ہین حالانکہ بہت صاف بات ہے کہ اگر حضرت علی اپنی شجاعت کو بمقابلہ صحابہ کام مین لاتے تو غایت اسکی یہہ تہی کہ سب کو قتل کر ڈالتے لیکن خلافت کے حصول مین اونکا قتل کیونکر مفید ہوتا بادشاہ تو رعیت سے بادشاہ ہے نہ کہ اونکے قتل کر ڈالنے سے۔

قولہ بعضے شیعہ یہہ کہتے ہین کہ بسبب جبن کے جناب امیر نے خلافت نہین چہوڑی بلکہ اس سبب سے چہوڑی کہ اونکو پیغمبر خدا نے فرمادیا تہا کہ تم جنگ مت کیجیو مگر بیوقوف اتنا نہین سمجہتے کہ یہی تو منع کرنا ہے خلافت سے کہ خلافت کا دعوی مت کیجیو خلافت ابوبکر کو پہونچیگی اللہ انکار کرتا ہے اس سے کہ سوا ابوبکر کے کوئی اور خلیفہ ہوا اور یہ وعدہ بہی کر چکا ہے کہ مین خلیفے کرونگا تو تم زبردستی اول خلیفہ نہین ہو سکتے بعد کو ہوگے جب تمہاری باری آویگی اور جہگڑا کرینگے میری امت مین فساد پہیلاوینگے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دین کی تمکین نہین ہونے کی ۔

اقول خلافت کا چھوڑنا ہی کذب صریح ہے پہر اوسکی وجہ پر بحث کرنا سوائے حماقت
کے اور کیا نتیجہ ہے ۔ خلافت چھوڑنا اسکو کہتے ہین کہ جب ایک مرتبہ بیعت خلافت ہوجاے
اور پہر اوسکو ترک کر دیا جاے اور جبکہ کل مسلمان سوائے معدودے چند مرتد ہوکر خدا و رسول
سے منحرف ہوگئے اور احکام خدا و رسول کو معطل کرکے درپئے ہوائے نفسانی ہوکر خود
خلافت داب بیٹھے تو چھوڑنا کہان رہا ہان دعوے خلافت حقہ کا تہا سو وہ ہمیشہ رہا کبھی
اوس سے انکار نہین ہوا اور یہہ بہی فرمایا کہ اگر چہ چالیس آدمی صاحب عزم مجکو ملجاوین
تو ابوبکر پر جہاد کرون یہہ ہی وجہ ترک جہاد کی ہتی کہ انصار دستیاب نہین ہوئے اور بغیر حصول
انصار کافی کے جہاد کا کرنا ممنوع ہے یہہ ہی وصیت رسول خداؐ کی ہے اور یہہ ہی سبب
تہا کہ خود رسول خدا نے طرح طرح کی ایذائین کفار کے ہاتھ سے اوٹہائین مگر تا حصول
انصار جہاد نہین فرمایا یہہ ہی حکم خدا کا تہا ۔ اور دیکہلو جبوقت حضرت کو انصار کافی
ملے تو حضرت عثمان و طلحہ و زبیر وغیرہ کے سر کیسے اوڑ لے گئے بقول اہل سنت حضرت
ابوبکر و عمر بہی اوسی درجہ مین تہے جسمین حضرت عثمان و طلحہ و زبیر تہے یعنے عشرہ مبشرہ مین
پس جبکہ حضرت علیؑ نے ان لوگون پر جہاد کیا تو شیخین پر جہاد کرنے مین کیا مانع تہا کہ
انصار کافی بہم نہ پہونچے ۔ اور جو وصیت رسول خداؐ کی ہتی کہ اے علی صبر کرنا اور جنگ
مت کرنا اوسکے معنے یہہ ہی تہے کہ بغیر حصول انصار کافی جنگ مت کرنا کیونکہ ایک زمانہ
تک موافق وصیت کے صبر کرلینا اور دوسرے وقت مین جنگ و جہاد کرنا صاف دلیل اسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات کی ہے کہ آپکا جہاد منحصر جمعیت انصار پر تہا۔ اور دیکھو صبر ہمیشہ بمقابلہ ظلم کے ہوتا ہے حضرت علی کو رسولخدا کا وصیت صبر کرنا صاف طور سے ظلم ثلاثہ کو ثابت کر رہا ہے۔ علاوہ ازین اکثر اوقات انبیا مرسلین کسی مصلحت سے دعوت رسالت کو چند روز کیلئے ملتوی کر دیتے ہین اور خدا تعالے نے بہی حکم دیدیا ہی کہ آپ پیغمبر کہدے کا فرون سے کہ تم تمہارے دین پر رہو مین میرے دین پر رہون جیساکہ لکم دینکم ولیدین سے ظاہر ہے اور جبکہ کبہی اس سے بہی زیادہ دباؤ کفار کا پڑتا ہے تو ہارون علیہ السلام کیطرح گوسالہ پرستی مین بہی شریک ہوجانا پڑتا ہے اگر کوئی شخص دیدۂ بصیرت رکھتا ہو تو حضرت علی کے حال کو حضرت ہارون کے حال سے مطابقت کرے حضرت علی مرتضیٰ کا صحابہ کے ساتھہ بعینہ وہی برتاؤ رہا ہی جو حضرت ہارون کا گوسالہ پرستون کے ساتھہ تہا یعنے حالت مجبوری اور خوف جان سے ہی حضرت ہارون نے شرکت سامریون کی اختیار کی تہی اور اسیوجہ سے حضرت مرتضیٰ نے گوسالہ ہائے قریش سے مصالحت کی تہی چنانچہ جمیع اہل سیر و تواریخ کا اتفاق ہی کہ جسوقت حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو صحابہ نے بیعت ابوبکر پر مجبور کیا اور تین مرتبہ حضرت مرتضیٰ نے فرمایا کہ اگر مین ابوبکر سے بیعت نکرون تو تم کیا کروگے حضرت عمر نے یہہ ہی جواب دیا کہ ہم تمہارا سر قلم کرینگے اوسوقت حضرت علی نے قبر رسول خدا صلعم سے مخاطب ہوکر وہ ہی کلمہ فرمایا جو ہارون علیہ السلام نے موسےٰ علیہ السلام سے کہا تہا یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی۔

قولہ چنانچہ صحیح مسلم مین عائشہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا مجہسے رسول اللہ صلعم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرض الموت مین کہ بلا باپ اور بہائی اپنے کو تاکہ لکہدون مین کتاب کو مین ڈرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرینوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین ہون لائق خلافت کے حالانکہ انکار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اور مومنین سوا ابو بکر کے کوئی اور خلیفہ ہو اس حدیث سے یہہ ثابت ہوا کہ مرض الموت مین آپکا ارادہ ابو بکر کو خلافت لکہنے کا تہا جب عمر خطاب نے یہہ عرض کی کہ حسبنا کتاب اللہ یعنے وعدہ الٰہی جو آیت استخلاف مین نسبت خلافت کے ہوگیا ہے کوئی اختلاف ہم نہین کرینگے دل جمع رکہے پس آپ خاموش ہوگئے اگر حضرت علی کو خلافت کا لکہنا مد نظر اشرف ہوتا تو عمر خطاب کے اسکے لکہنے سے ممنوع ہوتے

اقول بڑی شرم کی بات ہی کہ مولف صاحب نے آگے خود لکہتے ہین کہ رسول خدا کو خلیفہ مقرر کرنیکا منصب ہی کب تہا پہر رسول خدا پر ایسی تہمت فعل ناجائز کی کیا کفر نہین ہے علاوہ ازین مولف صاحب نے ترجمہ حدیث قرطاس الہدائی سے یاد کرلیا مگر جواب و تردید اوسکی اعلان الہدیٰ سے نہ دیکہی اسکی مفصل تردید اعلان الہدیٰ مین بصفحہ ۲۱ لغایت ۳۶ درج ہی اسکی کچہہ مختصر تردید یہان بہی گذارش کرتا ہون کہ بی بی عائشہ تو وہی عائشہ ہین جنکی شان مین صحیح بخاری اور مسلم مین یہہ فرمان نبوی درج ہے کہ انتن صواحب یوسف وان کیدکن عظیم پہر انکی روایات پر کب اعتبار ہوسکتا ہی خصوصًا ایسی روایات جو اپنے باپ کی شان مین بیان کی ہون درانحالیکہ معصومہ طاہرہ و صدیقہ کبریٰ حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت اور قول دربارۂ فدک منظور نہین کرتے و غیر معصومہ غیر طاہرہ غیر صدیقہ کے قول پر کون اعتبار کرسکتا ہی خصوصًا جبکہ پیغمبر خدا صلعم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے صواحب یوسف سے تعبیر کیا ہوا اور مکار کہا ہو پہر تو اونکے قول پر اعتبار کرنیوالا
صریحاً کافر ہے علاوہ بریں مضمون حدیث خود شاہد ہے کہ حدیث موضوعی ہے کیونکہ
جب ابوبکر کو خلیفہ کرنا منظور تہا تو ابوبکر اور اونکے پسر سے کیون نوشت لکھوائی تہی
خلافت کی نوشت تو شخص مخالف کے قلم سے لکہاتے تاکہ سبکو اعتبار آجاتا ہان اگر حضرت
علی کو بولا کر کہتی کہ ابوبکر کی خلافت کی نوشت تم لکہدو تو مضائقہ نہ تہا ایسا ہی یہہ بہی محض
کذب مولف ہی کہ حضرت عمر نے حسبنا کتاب اللہ کہا جب حضرت خاموش ہو رہی یہہ فقرانہ
تو اصل روایہ بی بی عائشہ کو سوجہتا تہا نہ بخاری اور مسلم کو یاد آیا تہا یہہ مولف کی قسمت
مین نظلمہ کذب بیانی لکہا ہوا تہا اب ہم پوچہتے ہین کہ ذرا فرمائی تو یہہ فقرہ اس حدیث
مین آپنے بخاری سے لکہا یا مسلم سے غرض یہہ ہی کہ مولف نے کتب حدیث کو نہین دیکہا
کسی سے سنکر لکہدیا ہی اور اسقدر بادہ حدیث دانی پر کتاب تصنیف کرنا مولف صاحب کا
ہی کام تہا حضرت عمر کا قول مشہور ہے کہ جو صحیح بخاری مین درج ہی وہ اس حدیث مین
ہی جسکو حدیث قرطاس لکہتے ہین اور وہ یہہ ہی هلموا اکتب لکم کتاباً لم تضلوا بعدی
اسی حدیث مین حضرت عمر فرماتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم کو ہذیان ہوگیا ہی ہمکو قرآن کافی ہی
اور درجواب اسکے پیغمبر خدا صلعم نے حضرت عمر اور اونکے ہمراہیان کو بزجر و توبیخ اپنے
مکان سے نکلوا دیا جسکو صحیح بخاری مین باین الفاظ یاد کیا ہے قوموا عنی لاینبغی عندی
التنازع - نکل جاؤ میرے پاس سے میری حضور مین تنازع کرنا مناسب نہین ہی معلوم ہوتا
ہی کہ مولف نے ان مباحث کو اپنی کتب سے مطالعہ نہین کیا محض لوگون سے سنا سنائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقول مفصل بحث اس حدیث کی بندہ نے انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ اور اعلان الہدیٰ وغیرہ مین لکھی ہے حاجت اعادہ کی نہین اور یہہ کوئی قاعدہ نہین ایک بات کو ہر آدمی جدا جدا دریافت کرے اہل سنت مین جب ایک یا دو باتین شخص اس حدیث کی نسبت سوال کر چکے اور جواب ایسا دندان شکن پا چکے کہ پھر لب ہلانے کا منہ نہ رہا۔ تو جب تک مولف اون جوابات کی تردید نہ کر دین سوال کرنیکے مستحق ہی نہین دیکھو اس بحث کو انوار الہدیٰ کے صفحات و شمس الضحیٰ کے صفحات و اعلان الہدیٰ کے صفحات مین اور جبکہ ہمارے جوابات کی تردید سے مولف صاحب عاجز آ گئے ہین تو پھر وہ ہی مردود سوال کیا داخل بے شرمی نہین ہے پہلے کتابون کو دیکھنا تھا اوسکے بعد تصنیف و تالیف کا حوصلہ کرنا لازم تھا اور اسطرح تو قصور معاف چار والی نقل ہے کہ ابکی مارے تو جانون اصل حقیقت تحریر سائل کی یہہ ہے کہ وہ نہ علم عربیہ سے آگاہ ہین نہ قرآن و حدیث سے خبردار ہین نہ اپنی ہی تحریر سے آگاہ ہین کہ مین کیا لکھہ رہا ہون۔ اور کیا حجت پکڑ رہا ہون جبکہ خود لکھہ رہے ہین کہ مولیٰ بمعنی آقا بھی ہے اور غلام بھی ہے اور دوست بھی ہے تو پھر کیا وجہ کہ بمعنے آقا اس لفظ کو قبول نہ کیا جاوے اگر ساری حدیث پر مولف صاحب کی نظر پڑتی تو غالب ہے کہ ایسا دھوکہ نہ کہاتے رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا میرا مولا ہے اور مین مومنین کا مولا ہون پس جس کسیکا کہ مین مولا ہون علی اوسکا مولا ہے کیا اسپر کسیکو حجت ہو سکتی ہے کہ رسول صلعم کا آقا اللہ تعالٰے نہ تھا یا رسول صلعم جمیع مومنین کے آقا نہ تھے پھر حضرت علی کے لئے ہی کیون ایسے فضول عذرات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کئے جاتے ہین جتنے انوار الہدیٰ مین اعتراضات ابن حجر عسقلانی کی تردید کامل طور
سے کی ہی اور ثابت کر دیا ہے کہ اس مولیٰ کو جس معنے ہین لوگے اوسی معنی مین حضرت
علی کی جانشینی پیغمبر خدا ثابت ہوگی خواہ عداوت سے اوسے درجہ غلام کے معنی لوگے
تب بہی حضرت علی امام ہی ثابت ہو جائینگے مطلب رسول خدا صلعم کا یہہ ہی کہ علی کو میرے
مانند سمجہو اگر مجہے آقا سمجہے ہو اوسکو بہی آقا سمجہو اگر مجہے اپنا غلام سمجہتے تو اونکو بہی اپنا
غلام سمجہو پہر ایسے بیہودہ اقوال سے کیا فائدہ اگر مولف صاحب قرآن مجید مین ہی
غوص کرتے تو یہی لفظ مولیٰ بمعنے اولیٰ دس بیس مقام مین وارد ہے اور خاص ایسی
حدیث بہن تین موقعہ پر مولیٰ بمعنے اولیٰ آیا ہے بندہ نے علاوہ انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ
کے پوری بحث معنی لفظ مولیٰ کے جلد ثالث تاریخ الانبیا مین بہی لکہی ہے خلاصہ
مضمون اوسکا درج کرنے مین طوالت ہی مگر گذارش کرتا ہون کہ لفظ مولیٰ قرآن
مجید مین بمعنے اولیٰ بہی آیا ہے اور بمعنی ناصر بہی آیا ہے اور بمعنے سید معتق اور بمعنی صدیق
اور بمعنے وارث اور بمعنے عصبہ و غلام آزاد آیا ہے دیکہیے۔ ماویٰکم النار ہی مولاکم
بمعنے اولیٰ آیا ہے ذالک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولے
لہم یہان بمعنے ناصر آیا ہی و قولہ تعالیٰ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان
والاقربون یہان لفظ مولیٰ بمعنی وارث ہے و قولہ تعالیٰ وانی خفت الموالی من
ورائی یہان بمعنے عصبہ آیا ہی و قولہ تعالیٰ یوم لا یغنی مولاہ عن مولی شیا۔ یہان
مولا بمعنی صدیق حمیم آیا ہی۔ اور بمعنی سید معتق اور غلام آزاد کردہ بہی آتا ہی وہ محتاج

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبوت ہنین۔ مطلب رسول صلعم کا اس حدیث سے فقط یہہ ہے کہ اپنی امت پر ظاہر کردین کہ علی مرتضیٰ مثل نفس پیغمبر کے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ آیۂ مباہلہ مین نفس رسول قرار دیتا ہی پس اگر تمام معنی مشترک لفظ مولیٰ کے لیئے جاوین تو یون کہینگے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ اے مسلمانون اگر مین اولی بمومنین اور ناصر مومنین اور وارث مومنین اور سید المومنین اور صدیق جمیع مومنین ہون تو علی بہی ایسا ہی ہی غرض کہ جسطرح رسول صلعم کے مطیع فرمان تہے ویسے ہی علی مرتضیٰ کے ہونا چاہیئے۔ اب مولف صاحب فرماتے ہین کہ قرآن مین مفعل بمعنی افعل کیسے آیا کیا اونکے نزدیک قرآن عربیت سے باہر ہے۔ اگر کوئی شخص مولا بمعنی دوست بہی لیگا تو کیا امامت ثابت نہوگی جب یہہ بات مقرر ہوگی کہ مثل رسول خدا کے علی کو اپنا دوست سمجھو تو ظاہر ہی کہ بال بچے اور جورو تو کیا چیز اپنی نفوس سے زیادہ علی کو دوست رکہنا مسلمانونکا کام ہی اور کیونکہ نبی صلعم کو اپنے نفس سے زیادہ دوست رکہنا چاہیئے پس صحابہ نے اس حکم کو نمانا اونکو لازم تہا کہ اپنے نفس سے زیادہ علی کو دوست رکہتے مگر اوہنون نے اپنے نفس کے لیئے خلافت گوارا کی اور علی کی بات بہی نہ پوچہی مولف صاحب ناحق تقریر بہی کرتے ہین اولی بتصرف ماننا کجا اگر برنے دوست کے معنے مین بہی اس حدیث کو ماناا اس اعتبار پر دوست کے معنے سے بہی امامت حضرت علی کی ثابت ہلوگی۔

قولہ اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو خلیفہ کرنیکا کیا منصب تہا کہ جناب امیر کو خلیفہ کرتے اللہ تعالیٰ تو اپنی نسبت خلیفہ کرنیکا وعدہ کر چکا تہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ آیت استخلاف سابق ہی حدیث مذکور سے کہ بعد اکمال دین کے زبان مبارک سے صادر ہوئی ہی ہان امامت کرانیکا آپکو منصب تہا سو مرض موت مین ابوبکر صدیق کو امام گردان دیا اور لفظ فی الارض کا دال ہی تسلط فی الارض پر اور نص سے ہے خلافت ظاہری مین جسکو بادشاہت کہتے ہین اور دیگر ائمہ کو خلافت ظاہری نہین ہوئی جو ایفاء وعدہ اونمین متصور ہوتا اور خلیفہ ہونا ابوبکر کا امر الہی سے ثابت ہے تو ایفاء وعدہ الہی اونکی ذات مین اگر اوسکے وعدہ سے ہوتا اور وعدہ الہی کسی اور کو ہوتا تو وعدہ الہی مین خلاف لازم آتا اور اللہ تعالے وعدہ خلافی نہین کرتا چنانچہ فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخلِفُ المیعاد جو کوئی نسبت اللہ تعالے کے وعدہ خلافی ثابت کریگا بسبب انکار آیت مذکورہ کے کافر ہو جاویگا۔

اقول اس جواب دوم نے تو مولف کا رہا سہا ایمان ہی خارج کر دیا کیونکہ حضرت رسولخدا کو جبکہ بقول اونکے خلیفہ مقرر کرنیکا منصب ہی نہ تہا تو پہر اونہون نے پہلے جواب مین صحیح مسلم کی حدیث نقل کرکے کیون استدلال کیا کہ ابوبکر کو خلیفہ کرنا چاہتے تہے۔ علاوہ ازین یہہ جواب تمام تر جہالت سے بہرا ہوا آیت قرآنی سے خبر نہین تفسیر کو جانتے نہین آیت استخلاف پر لگے حجت کرنے ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ آیت شخصی خلافت سے متعلق ہے تو یزید وغیرہ سے کیون وعدہ خلافت کیا گیا اور اگر خلافت محدود خلفاے اربعہ تک سمجہتے ہین تو فرمائین کہ انکین بعد حصول خلافت کون کون کافر اور فاسق ہوا جسکی نسبت یہہ ارشاد ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون تمام تفاسیر اہل سنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین تمام مسلمان مراد ہین یعنے اللہ جل شانہ فرماتاہے کہ جسطرح مین نے پہلی امتونکو
زمین کا مالک کر دیا تہا ویسے ہی تم مسلمانون کو بہی زمین کا مالک کرونگا پس جو کوئی
تم مین سے بعد اسکے کافر ہوگا وہ بہی بڑا فاسق ہے ۔ علاوہ اسکے اس آیت مین وعدہٗ
استخلاف بشرط ایمان و اعمال صالح ہے ایسی صورت کے ساتہہ کہ اے مسلمانو جو جو تم مین سے
ایمان لایا ہی اور عمل صالح کیئے ہین اوسکو خلیفہ روئے زمین پر کرونگا اس سے اگر مراد
خلافت شخصی لیجاے تو تمام وہ مسلمان جو جو خلیفے نہین ہوئے ہین کافر قرار پاوینگے اور یہہ
قول بالاجماع مردود ہی ۔ پس اس غلط معنی کی بنیاد پر جسقدر مولف نے بحث کی ہی محض
تضییع اوقات کی ہی وہ تمام بحث خود بخود ساقط ہوگئی ۔
آخر مین جو یہہ بحث کی ہی کہ موعود من اللہ سے غیر موعود من اللہ چہین لے یہہ ممکن نہین
ہم کہتے ہین کہ اگر خلافت شخص اس آیت سے مراد ہوتی اور اصحاب ثلثہ موعود کیئے جاتے
تو کیا رسول صلعم آگاہ نہ کیئے جاتے اور رسولخدا کیون اپنے بعد ابوبکر کو خلیفہ نکر جاتے
اور خلیفہ ثانی نے کیون شوریٰ کا جہگڑا کیا اور کیون پانچ آدمیون مین خلافت کو
منحصر رکہا کیا وہ کلام الٰہی کے معنے نہ جانتے تہے یا مولف کے برابر بہی اونکو علم نہ تہا طلحہ
اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن کو خلافت نہ ملی تو بقول مولف کے وہ غیر موعود من اللہ
تہے پس حضرت عمر کا غیر موعود من اللہ سے خلافت منسوب کرنا صریحاً کفر ہے اونکو کیا منصب
تہا کہ غیر موعود کو خلافت کا امیدوار کرتے ۔ سبحان اللہ ذرا ان خام اعتقاد لوگون کی
بحث تو دیکہو کہ جناب سرور کائنات کی نسبت یہہ عقیدہ ہی کہ اونکو نصب خلافت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اختیار ہی کب تہا اور ابو بکر کی نسبت اس اختیار کو تسلیم کرتے ہین کہ اونہون نے عمر کو اپنے اختیار سے خلیفہ بنایا اور پہر عمر نے اپنی اختیار سے موعودچہہ شخصون مین خلافت کو منحصر رکہا اور پہر صحابہ نے حضرت عثمان کو کافر اور واجب القتل قرار دیکر قتل کیا مولف صاحب بہی کچہہ اپنی دلمین شرمائین تو شرمائین۔ پہر تمکین دین پر جو کچہہ بحث فرمائی ہی اوس تمکین کو اوسی درجہ کی تمکین سمجہو جیساکہ خود اصحاب کے دین کی تمکین ہتی اگر دین خالص کی تمکین ہوتی تو روئے زمین پہ کفر کا نام باقی نرہتا جو کچہہ فتوحات زمانہ خلفاء ثلثہ مین ہوئی فقط دنیاوی طمع کے لیئے ہوئے خدا کا دین پہیلانے کے لیئ کوشش نہین ہوئی ورنہ دین اسلام روئے زمین پر چہا گیا ہوتا یہہ امر کہ بحر شام پہ آکر رک جائے فقط خلفاء ثلثہ کی مداخلت بیجا کا نتیجہ ہی۔

اور حضرت مرتضیٰ ایسے منافقانہ دین سے کیون راضی ہونے لگے ہین کہ رات کو تو عقبہ پہ رسول خدا کی ہلاکت کے لیئے چڑہ جاوین صبح کو سلامتی کی مبارکباد دینے کو خدمت رسول مین حاضر ہون اچہے مسلمانی اور اچہی مسلمانون کی سردار تہے کہ نہ شرع سے واقف نہ کتاب الٰہی سے آگاہ ستر موقع پر حضرت علی نے عمر خطاب کو ہلاکت سے بچایا اور پہر مرتبہ خلاف حکم آلہی حکم دیا حضرت عثمان بالآخر نہ بچ سکے بیگناہ کو رجم کرکے خود ہلاک ہوگئے حضرت مرتضیٰ ہرحال مین دین آلہی کے ناصر اور سچے خیرخواہ تہی خواہ مسلمان کسی حالت مین ہون اونکو مانین نہ مانین دلسے مومن رہین یا منافق رہین مگر اونکو ہرحال مین اعانت اسلام واجب ہتی سو عمل مین لائے اور جبکہ انصار کافی ہم

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہونچ گئے ایک ایک مخالف کو ایسی سزا دی کہ قیامت تک نہ بہولینگے اگر پہلے ہی سے انصار بہم پہونچاتے تو حضرت ابوبکر و عمر کو کب خالی جانے دیتے تہے ۔

اس جواب سے مصنف کا یہہ عقیدہ پایا گیا کہ جن جن لوگون کو مسلمانون کی خلافت اور سلطنت پونہچی وہ موعود من اللہ تہے مگر موعود من الرسول نہ تہے تو ظاہر ہوگیا کہ یہہ لوگ پیغمبر خدا صلعم کے خلفا نہ تہے بلکہ خلیفۃ اللہ فے الارض تہے مگر اس موقعہ مین جو بحث مابین سنی و شیعہ کے ہی وہ خلفاء رسول کی نسبت ہی نہ کہ خلیفۃ اللہ کی نسبت اور بقول مولف مراد خلیفۃ اللہ سے ہر بادشاہ ہے جسکو دنیاوی سلطنت حاصل ہوجاوے خواہ وہ کافر و فاسق ہی کیون نہ ہوا اور یہہ ہی بات سیاق آیت سے بہی ظاہر ہی کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنی ان متسلطین فے الارض مین سے جو کوئی بعد تسلط کافر ہوگا وہ بڑا ہی فاسق ہی ۔ اور مراد خلیفہ رسول سے وہ شخص ہی جو نائب رسول اللہ ہوا اور مثل نبی صلعم کے طاہر و معصوم ہو مگر بادشاہت عطا کرنے مین خدا تعالے نے انحصار کفر و اسلام کا نہین رکہا اور امامت یعنی نیابت رسالت ہمیشہ مومنین طاہرین اور معصومین کو دی گئے اور خدا تعالے نے ہمیشہ تقرر سلاطین جبار و فجار کا بالا بالا اپنے اختیار سے رکہا جیسا کہ نمرود و شداد و بخت نصر و فرعون وغیرہم کو بادشاہ بنایا اسلیئے کہ اگر خلفاء ثلثہ وغیرہم کو بہی خدا نے مالک تاج و تخت کردیا تو اسمین انکی کیا فوقیت ثابت ہوئی فضیلت تو اون خلفا کی ہی جنکو پیغمبر (ص) نے اپنی جگہ نصب کیا جیسے حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل و اسحق کو اور حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسحٰق نے یعقوب کو حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کو اسی طرح پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کو خلیفہ مقرر کیا۔

قولہ اگر یہہ کہیئے کہ وعدہ تو حضرت علی کے واسطے کیا تہا ابوبکر صدیق نے زبردستی خلافت چہین لی۔ اسمین کئی قباحتین لازم آئین۔

اقول یہہ تو کسیکا قول نہین ہی کہ اس آیت مین وعدہ صرف حضرت علی سے کیا گیا ہی کیونکہ حضرت علی کے ایمان کا تو خدا انتہائے امتحان لیچکا اور بوجہ تکمیل اونکے ایمان کے اونکو طاہر و معصوم بناچکا اس آیت مین جو لوگ موعود بامارت مین وہ مذبذبین بین ذلک ہین جیسے بقول مصنف کے حضرت ابوبکر موعود ہین تو اونکی نسبت بعد تسلط فاسق ہوجانیکا گمان ہو سکتا ہی۔ اگرچہ عقلمند اہل سنت اس آیت کو خلافت شخصی سے منسوب نہین کرتے بلکہ اپنی تفسیرون مین ساری امت محمدی کو موعود لکھتے ہین مگر ہم راضی ہین کہ اگر مولف صاحب اس آیت کو خلفاء ثلٰثہ کی موعود ہونیکی نص قرار دین کیونکہ جو بحث باہم فریقین دربارہ کفر و اسلام اصحاب ثلٰثہ ایک عرصہ سے چلی آرہی ہی فوراً طی ہوجائے اور نیز اہل سنت کو ماننا اس امر کا بہی لازم آئیگا کہ حضرت ابوبکر و حضرت یزید ایک رتبہ اور درجے مین ہین اور جبکہ ہمنے اس پوری آیت کا مصداق حضرت ابوبکر کو مان لیا تو پہر وہ قباحتین بہی لازم نہ آئینگی جنکی صراحت مصنف نے کی ہی۔

قولہ ایک تو یہہ کہ اللہ نے وعدہ کو موکد کیا ساتہہ لام تاکید اور نون ثقیلہ کی دو دو تاکیدین تین صیغون مین چہہ تاکیدین ہوئین تو یہہ تاکیدوں سے وعدہ کرنا اور وہ بہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہوٹا وعدہ کرنا شان الٰہی سے بہت بعید ہی تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً۔ کہ وعدہ کرے حضرت علی اور اماموں کو اور دیدے ابو بکر صدیق کو کہ شیعوں کی دانست مین اونکے دشمن ہین دوست کو وعدہ کرنا اور دشمن کو دیدینا کیسے وعدہ خلافی نسبت اللہ تعالےٰ کے ثابت کرتے ہین اور اگر یہہ کہئیے کہ ابو بکر صدیق نے زبردستی چہین لیا اور اللہ تعالےٰ کا ارادہ علی مرتضیٰ کے خلیفہ کرنیکا تہا تو زبردست ہونا ابو بکر صدیق کا اللہ تعالےٰ سے بہی لازم آتا ہے علی مرتضیٰ کو تو کمزور ثابت کرتے ہین جو غالب کل غالب ہین اللہ تعالےٰ کو بہی کمزور ثابت کرنے لگے اللہ تعالیٰ کا رتبہ گہٹا دیا اور ابو بکر صدیق کا رتبہ بڑہا دیا اور نزع ملک کہ صفت اللہ تعالےٰ کی ہی ابو بکر صدیق کو ثابت کردی۔

اقول لفظ وعدہ کو دیکہہ کر ایسا مخبوط ہوجانا کہ پہر یہہ بہی نہ دیکہین کہ وعدہ کس سے ہے البتہ سائل کا ہی کام ہی اسبات کو تو فقط اردو کا ترجمہ ہی پڑہنے والا جان سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کس شخص سے وعدہ کرتا ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم۔ کے معنے اور صحیح ترجمہ یہہ ہی کہ وعدہ کیا ہی اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں مین سے اون لوگوں کے ساتہہ جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہین اور مسلمان ہوگئے ہین اور قید وعملوا الصلحت کی اسلیئے لگائی ہین کہ بعد ایمان لانے کے پہر مرتد ہوکر کافر و مشرک ہو جاوین یعنے یہہ وعدہ ایسے لوگون کے ساتہہ نہین کہ بموجب حکم اس آیت کی اول مسلمان ہوجاوین اور پہر بعد کامیابی کے مرتد ہوکر کافر و مشرک ہوجاوین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دین آبائی پر لوٹ جاوین۔ پس اگر یہہ وعدہ بقول مصنف کسی خاص سے
متعلق ہو تو لازم آئیگا اسبات کا عقیدہ رکہنا کہ سوائے شخص موعود کے اور کوئی
شخص مسلمان ہی نہین ہے اور یہہ عقیدہ بالبداہت مردود ہی پس اگر مولف صاحب
یہہ بات تسلیم کرلین کہ سوائے خلفاء ثلثہ اور معویہ یزید وغیرہ کی ملت محمدیہ مین
اور کوئی مسلمان نہین ہی تو البتہ اس آیت کو اپنے مطلب برآری کے لیے سند لاسکین
اسیلئے ضرور ماننا پڑا کہ یہہ آیت سب مسلمانون کے لیئے ہے نہ کسی خاص شخص کے لیئے
اسیلئے وہ اعتراض جو مولف نے کیا واقع نہین ہوسکتا بلکہ مولف کی کم فہمی اور
ناواقفیت تفسیر پر دلالت کرتا ہی۔ اس آیت کے مخالف بہی خاص اشخاص مین سے
نہین ہوسکتے بلکہ تمام قوم کفار اسکے مخالف ہی رہی تفرقہ مسلمانونکی امرا خلفا کی
کہ آیا سب نیک ہونگے یا بد بہی اس منصب کو پائینگے یہہ بات حدیث صحیح سے آشکارا
ہوگی جیساکہ کتب صحیحہ اہل سنت مین مروی ہی اور نقل کیا ہی اوسکو صاحب صواعق
محرقہ۔ الائمۃ من القریش ابرارہا امراء ابرارہا وفجارہا امراء فجارہا۔ یعنے امام تو
سب قریش مین سے ہی ہونگے مگر ابرارون کے سردار ابرار لوگ ہونگے اور فاجرونکے
سردار فاجر ہونگے اور اگر بقول مولف اس آیت کو امراء و خلفا سے ہی متعلق سمجھا
جاوے تو یہی مطلب اس آیت سے بہی ظاہر ہوگا کہ فرماتا ہی اللہ جل شانہ ومن کفر
بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون یعنے خلفا مین سے ایسے لوگ بہی ہین جو
بعد حصول نعمت دنیاوی کافر ہو جاوینگے اور وہ بڑے ہی درجہ کے فاسق ہین

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امراد فجار یہہ ہی لوگ ہین اب خود سمجہہ لینا چاہیئے کہ جس جس شخص نے خدا اور رسول
کی عدول حکمی کی اور اہلبیت محمد کا حق غصب کیا اونسے زیادہ کون فاسق و فاجر
ہو سکتا ہی۔ اور مؤلف نے جو یہہ لچر بحث کی ہے کہ ابوبکر خدا سے بہی زبردست سمجہے
جائینگے یہہ دلیل سراسر جہالت پر دلالت کرتی ہی یہہ طریقہ تو قدیم سے ہے کہ خدا تعالیٰ
نے ہمیشہ کفار و جبارین کو عروج دیا اور اپنے بندگان خاص کو کم مورد کیا کیا قصہ
نمرود و ابراہیم و فرعون و موسیٰ مین مولف کا یہہ ہی عقیدہ ہوگا کہ نمرود و فرعون
خدا سے بہی زبردست تہے کیا آیات قرآنی پر لحاظ نہین فرماتے کہ خدا تعالےٰ نے
تو ابراہیم سے وعدہ فرمایا۔ انی جاعلک للناس اماما اور نمرود نے اونکو اونکے
وطن سے بہی نکالدیا علی ہذا القیاس نبوت اور رسالت بموجب مسئلہ متکلمین ریاست
عامہ ہی اور نبی و پیغمبر دین اور دنیا کا سردار ہی جسکو خدا تعالےٰ نبی مقرر کرتا ہے
اوسکے ساتہہ وعدہ ریاست عامہ کا کرتا ہے لیکن یہہ عجیب بات ہی کہ خدا تعالےٰ
وعدہ ریاست کا تو انبیاء سے کرے اور نمرود اور شداد اور فرعون اور بخت نصر
کو ایسا تسلط دے کہ مولف کے عقیدہ کے بموجب خدا سے بہی زبردست ہوجائین ذرا
مولف کو سوچنا چاہیئے تہا بغیر سوچے سمجہے جو منہہ مین آیا لکہہ دینا بالضرور آیندہ
باعث ندامت ہوتا ہے۔

قولہ و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ط ترجمہ اور البتہ البتہ جا کے قرار اور
مکان پذیر کریگا واسطے اونکے دین اونکے کو کہ پسند ہوا واسطے اونکے ظاہر ہی کہ یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امر یعنے جگہ پکڑنا دین پسندیدہ خدا و صحابہ کا خلفا کے زمانہ مین ہوا یہانتک کہ عمر خطاب
کے زمانہ مین چالیس ہزار شوالہ ڈھاکر بجائے اونکے چالیس ہزار مسجدین قائم کیگئین
اور لوکرور کافر مسلمان ہوے اور لوکرور کافر فی النار اور چھتیس[۳۶] ہزار شہر فتح ہوے
اور اونیس ہزار ممبر قائم ہوئے کہ اوسپر علما. واسطے وعظ کے بٹھلائے گئے اور ایسی ہی
سب خلافتون مین فتوحات ہوتی ہین گر عمر خطاب کے خلافت مین امورات مذکورہ
کا خوب ظہور ہوا تو تمکین دین موصوف کی یہہ مظہر ٹھہری ان فتوحات اسلام سے سب
مسلمانون کی خوشی حاصل ہوئی مگر بزعم شیعہ جناب امیر اس دین سے راضی نہین رہے وہ
اپنا دین باطن مین اسسے خلاف رکہتے تہے اور اوسکو دین خاصہ اور اسکو دین عامہ
کہتے تہے اور تقیہ مین گذران کرتے تہے اور ان سب مسلمانون سے ناراض رہتے تہے کہ حق خلافت
میرا تہا ان خلفا نے غصب کرلیا ہی اور سب مسلمان اس غصب مین شریک ہین یہ اونکی
کتابون مین لکہا ہی گر مین نے کتب کا حوالہ نہین دیا کس وجہ سے کہ یہ باتین مسلمات شیعہ
سے ہین جس صاحب کو تحقیقات منظور ہو ان کے علما سے پوچھے اگر وہ کہین کہ جناب
امیر سب مسلمانون کیطرح اس تمکین دین پسندیدہ سے خوش تہے تو کوئی تکرار باقی نرہی
اور مذہب سب شیعو نکا رد ہوا ہم بہی یہی کہتے ہین کہ جناب امیر اس گروہ صحابہ کے شامل
تہے اور اس دین پسندیدہ سے خوش تہے اور اگر ناراضگی اور تقیہ مین رہنا اور خلافت
کے فراق مین تمام عمر کو آخر کرنا اور ان صحابہ پر غیظ رکہنا اور ظاہر مین ملا رہنا اور
دلمین عداوت رکہنا کہ جسکو نفاق کہتے ہین بیان کرین تو سمجہو کہ ان کے علما کے برابر کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی دشمن جناب امیر کا نہین ہی کہ جناب کو منافق اور مخالف اہل اسلام اور مسلمانون کا
قرار دیتے ہین اور مخالف گروہ صحابہ سے کہ اہل اسلام وہی ہین اونکا اسلام
نہین ہو سکتا مسلمانی سے خارج ہی اور نسبت جناب امیر کے ثابت کرتے ہین اظہار دوستی
علی تقیہ مین ہی اگر تقیہ نکرین تو مسلمانون کی تلوار سے بچ نہ سکینگے تو یہ لوگ منافق ہین
فرماتا ہی اللہ اِنَّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

اقول دیکھیے جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ اب کہان گئی وہ تفسیر کہ اِنَّ الذین
امنوا سے مراد ابوبکر و عمر ہین۔ فرمائی تو یہہ تمکین دین عام مسلمانون کی رہی یا خاص
خلفاء ثلاثہ کی پس وہ لوگ کون ہین جنکے دین کی تمکین زمانہ خلفاء ثلاثہ مین ہوئی اگر
پہلے ہی صحیح تفسیر موٗلف صاحب درج کر دیتے تو یہہ ندامت اونکو اوٹھانی پڑتی مگر خدائے
تعالےٰ ضرور اون لوگون کو فضیحت کرتا ہے جو خدا اور رسول پر تہمت لگاتے ہین۔ باقی
رہا یہہ امر کہ عمر خطاب کے زمانہ مین اتنے شہر فتح ہوئے اور اتنے کافر مارے گئے یہہ کاروائی
اونہین لوگون کی ہی جنسے یا ایہا الذین آمنوا مراد ہی نہ کہ حضرت عمر کی ہان اگر حضرت
عمر نے کہین کسی کافر کو جنگ مین قتل کیا ہو یا کبھی معرکہ آرائی کی ہو یا بحالت سرداری
لشکر کوئی گانون ہی فتح کیا ہوتا تو ایسی شیخی بگھارنی درست ہوتی اور جبکہ یہہ حضرت
ہمیشہ جنگ کے میدان سے بھاگتے رہی اور کافرونکے ڈر کے مارے غارون مین اُحد کے
دن چھپتے پھرے خیبر مین مرحب کے خوف سے دو روز متواتر بھاگے کبھی کوئی کار نمایان
اسلام مین انسے وقوع مین نہ آیا تو پھر انکی تعریف سے کیا نتیجہ بر آمد ہوگا فتوحات تو اون

jabir_abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلفا کے زمانہ مین بہی وقوع مین آئین جنکو اہل سنت بہی کافر اور منافق اور فاسق وغیرہ کہتے ہین جیسے یزید و مروان و عبد الملک و ولید وغیرہ خلفائے منافقین بنی اُمیہ جنکے کفر و نفاق سے مولف کو بہی یقین ہے کہ خبر دار ہونگے۔ اب رہی بحث دین عامہ اور دین خاصہ کی یہہ تفریق تو رسول خدا کے زمانہ سے ہے کہ مسلمانون مین ہمیشہ دو گروہ رہے ایک مومنین واثق الیقین دوسرے منافقین بے دین مومنین کا دین خاصہ کہلاتا ہی منافقین کا دین عامہ کہلاتا ہی جو کوئی وجود منافقین سے انکار کرے وہ کافر مطلق ہی کیونکہ قرآن مجید مین جسقدر ذکر مومنین کا ہے اوسیقدر منافقین کا ہے اب رہی بحث اسبات کی کہ طبقہ اول یعنے صحابہ مین سے کون کون منافقین تہے اگر اہل سنت نے اسوجہ سے کہ وہ لوگ اونکے مذہب کے ارکان ہین اونکے نام کو چہپایا ہے لیکن خدا و رسول نے اونکی شناخت ایسی آسان مقرر کر دی کہ ہر شخص بخوبی پہچان سکتا ہے جیسا فرماتا ہی اللہ جل شانہ ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب اور اس آیتہ کی تفسیر مین علماء اہل سنت نے یہہ ہی لکہا ہے۔ کہ بوقت جنگ تمیز مومن و منافق کی ہو جاویگی جو لوگ کافرون سے ڈر کر میدان سے بہاگ جائین وہ منافق ہین اور جو لوگ ثابت قدم رہین وہ مومنین کامل الیقین ہین پس جملہ صحابہ کے حالات کو دریافت کرلو کہ کون کون جنگ کے میدان سے فرار ہوئے تہے شروع سے ملاحظہ کیجئے اور دیکہتے جائیے کہ اصحاب ثلثہ نے ان معرکات مین کیا کیا کارنمایان کیئے۔ اول غزوہ بدر ہی جسوقت لڑائی شروع ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور میدان کارزار مین طرفین سے مبارز نکلے اور لشکر اسلام سے انصار لوگ بمقابلہ مشرکین قریش نے اونکو واپس کیا اور کہا کہ ہمارے قوم والونکو بھیجو ہمسے اون سے لڑائی ہی نہ کہ تمسے حالانکہ حضرات خلفاء ثلاثہ بوجہ نام آوری زیادہ مستحق تھے کہ سب سے پہلے مبارز طلب کرتے مگر دیکھئے حضرت عثمان تو اصحاب اہل بدر مین داخل ہی نہین ہین وہ تو لشکر مین موجود ہی نہ تھے۔ رہی شیخین وہ بخوف کفار عریش رسول صلعم مین جا چھپے اور باقی روساء مہاجرین مین سے کوئی اونکے مقابلہ کو نہ نکلا فقط خاندان رسول صلعم جنگ کے لئے نکلے یعنے ایک آپکا چچا حضرت حمزہ اور دو آپکے ابن عم ایک علی مرتضیٰ دوسرے ابو عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور تمام آوران قریش کو قتل کیا۔ شیخین نے وہ نقل کی کہ کوئی لشکر جنگ پر جاتا تھا اوسمین دو چار نامرد بزدلے مگر شیخی خورے بھی تھے بظاہر یہہ تو کہہ سکتے نہ تھے کہ ہم جنگ سے ڈرتے ہین سپاہیون سے یون فرمانے لگے اے میان کوئی ڈیرہ کی حفاظت پر بھی رہیگا یا سبکے سب لڑائی پہ چلے جاؤگے ڈیرہ کیا کیسکو کہا جائیگا دیکھو ہم ہی ڈیرہ کی حفاظت پر رہتے ہین دوسرے جنگ احد سوائے حضرت علی مرتضیٰ کے اور کوئی ثابت قدم نہ رہا جو شہید و زخمی ہوے وہ نہین بھاگے باقی سب صحابہ بھاگ گئے وہ حضرت روم شام کی فتح کے نقارے بجانے والے خود فرماتے ہین کہ مین پہاڑ پر ایسا بھاگا جاتا تھا جیسے بز کوہی چوکڑیان بھرتا ہی ان بھاگے ہوؤن مین سے انصار اور بعض مخلصین مہاجرین یعنے فقراء صحابہ جو برداشت صعوبت جنگ نہ لاسکے تھے تھوڑی دیر بعد واپس آگئے مگر خلفائے ثلثہ وغیرہ سیدھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن ابی پاس پہونچے اور اسلام سے توبہ کی اور بت پرستی پر عود کرنیکا وعدہ کرکے
ملتجی ہوئے کہ ابوسفیان سے ہماری سفارش کرے کہ وہ ہمکو مکہ مین رہنے دے جسکا ذکر
صاف صاف تفاسیر اہلسنت مین موجود ہی اور حضرت عثمان چونکہ محتاج کسیکے سفارش
کے نہ تہے ابوسفیان آپکا بڑا بہائی تہا یہہ تو میدان جنگ سے ہی ابوسفیان کی رفاقت
مین مکہ کو چلدیے اور دین اسلام پر فاتحہ خیر پڑہ گئے تین دن کے بعد پشیمان
ہوکر مدینہ مین واپس آئے۔ غزوہ خندق مین روسا مہاجرین نے عمرو بن عبدود سے
لڑنیکا صاف انکار کردیا اور تین بار رسول صلعم نے سب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ
اس سے لڑنے نکلو اور تین بار خاص حضرت عمر سے خطاب کیا مگر صاف انکار کر گئے
تب حضرت نے اوسکو قتل کیا۔

غزوہ خیبر مین تین روز متواتر ایک گروہ مسلمانوں کا سردار کرکے حضرت ابوبکر و عمر کو
حضرت نے بہیجا اور تینون روز یہہ دونون مرحب کے خوف سے بہاگ آئے جب
اگلے دن رسول خدا نے فرمایا کہ کل مین علم لشکر ایسے کرار غیر فرار کو دونگا جو خدا و
رسول کو دوست رکہتا ہی اور خدا رسول اوسکو دوست رکہتے ہین وہ بغیر فتح کئے
ہوئے نہ لوٹیگا چنانچہ چوتہے روز حضرت علی نے جاتے ہی قلعہ خیبر اوکہاڑ ڈالا اور فتح
نمایان حاصل کی اس خبر سے معلوم ہوا کہ مغرور لوگ دشمن خدا اور رسول تہے اور خدا و
رسول اونکو دشمن رکہتے تہے اور یہہ ہی صفت منافقین کی ہی۔ اسکے بعد غزوہ حنین
مین دیکہئیے کہ سوا خاندان رسول صلعم کے دس آدمیون کے سب صحابہ خصوصاً

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصحاب ثلاثہ مغرور ہوگئے۔

اگر ان حالات کے معلوم ہو جانیکے بعد بھی کسی بدنصیب ازلی اور ناشدنی کو تمیز شناخت مومن و منافق کی ہو تو سمجھ لو کہ خسر الدنیا والآخرہ کی مصداق ہی علاوہ معارک جنگ کے ایک دوسری شناخت مومن و منافق کی رسول اللہ صلعم نے یہہ تبلائی ہے۔ جیسا کتب اہلسنت مین مرقوم ہے کہ جو علی مرتضی کو دوست رکھتا ہی وہ مومن ہی اور جو دشمن رکھتا ہی وہ منافق یعنے۔ لا یحبہ الا مومن و لا یبغضہ الا منافق پس وہ لوگ کہ جنہون نے حضرت علی مرتضی کا حق غصب کیا اور اکثر اونکے قتل کی فکر مین رہی اور اونکے حقوق و مناصب کو اونسے روکا یا ایسے لوگون کی جو ممد و معاون ہوے اور باوجود حکم خدا حضرت علی کو مثل خدا اور رسول کے ولی مومنان نہ سمجھا اور بحکم رسول صلعم اپنا مولا قرار ندیا اور بحکم حدیث ثقلین اون سے تمسک نکیا اور بحکم نص مودت اونسے محبت نہ رکھی اور بحکم حدیث سفینہ دریائے ضلالت مین غرق آب ہوگئے اور بحکم حدیث حطہ حضرت علی کے دائرہ متابعت سے خارج ہو کر کافر ہوگئے اور بموجب حدیث ائمہ حضرت علی کو چھوڑ کر فجار کو اپنا پیشوا بنانے سے فاجر ہوگئے اونکے منافق ہونے مین کس مومن کو کلام ہے اگر کلام ہی وہ بھی منافق ہے ہمنے احادیث کے نام اشارات اسلئے لکھے ہین کہ یہہ جملہ احادیث مفصل اعلان الہدی وانوار الہدی و شمس الضحی وغیرہ تالیفات حقیر مین منقول ہین اور جو جو مراتب سائل نے اپنے رسالہ مین لکھے ہین وہ مولوی جہانگیر خان شکوہ آبادی کی اظہار الہدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سے نقل کئی ہین اور اونسکی تردید شمس الضحیٰ وغیرہ مین موجود ہی چونکہ علماے اہلسنت جواب الجواب سے تو قاصر ہین پہر بیکار کیا کرین بقول شخصے اپنی کپڑے آدمی پہاڑ ادہیڑ کر بیٹھتے ہین مگر یہہ امر حیا اور عزت کے بالکل مخالف ہی کہ جو جو اقوال سو سو مرتبہ رد ہوچکے ہین اونکو ہی پہر بکنے لگتے ہین اگر حوصلہ جواب الجواب کا نہین ہی تو کسیکی زبردستی نہین کہ خواہ مخواہ کچہہ تحریر فرمانا ہی فرض ہے پس جبکہ بموجب حکم خدا و رسول یہہ بات قرار پاگئی کہ جو شخص حضرت علی سے دشمنی رکہی یا حضرت علی اوس سے دشمنی رکہین وہ صریح کافر مطلق ہی اوسکی نجات کی کوئی سبیل نہین سیدہا جہنم کو سدہاریگا کیونکہ اہل سنت حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول صلعم نے کہ کوئی شخص صراط سے بغیر جائزۂ علی مرتضیٰ کے گذر نہ سکیگا پہر نہین معلوم کہ صاحب رسالہ نے یہہ کیا عقلمندی کی کہ اصحاب ثلثہ سے دشمنی حضرت علی کی تسلیم کرلی۔

قولہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا حضرت عثمان غنی کے عہد مین اسقدر دور اونکی عملداری ہتی کہ گیارہ مہینے کے راستہ پر لشکر کی رسد جاتی ہتی اور اتنی دور تک کچھ کا خوف وخطرہ نہ تہا رسد امن و چین سے چلی جاتی ہتی شیعہ کہتے ہین کہ علی مرتضیٰ کو اسقدر خوف رہتا ہتا کہ ہمیشہ تقیہ مین گذران کرتے تہے خلافت کا لینا بر طرف اپنا استحقاق خلافت بہی ظاہر نہ کرسکے فدک چہین لیا کچہہ نہ کرسکے حضرت فاطمہ زہرا پہ دروازہ گرادیا بعضے کہتے ہین کہ شکم پر لات ماری اور محسن علی شکم مین تہے اونکا اسقاط ہوگیا اور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے شہادت بہی اسیمین ہوئی تو بہی کچہہ نہ کرسکے اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اپنے حق کو مارے خوف کے ظاہر نہ کرسکے پیچھے اونکے ہمیشہ نمازین پڑہتے رہے اور بعد فوت شیخین کے اون مردودون سے ڈرتے رہے اپنی خلافت مین کسیطرح کا مسئلہ مذہب خاصہ کا جو شیعہ کا مقتداہی ہی ظاہر نہ کرسکے اور ہمیشہ سیرت شیخین پر عمل کرتے رہے اور اپنا جمع قرآن ہی نہ جاری کیا اور اس قرآن جمع عثمانی کو جاری رکہا اور متعہ کو بہی نہ جاری کیا تراویح بزعم شیعہ بدعت عمری ہی وہ بہی قائم رکہی خوفنائی جناب امیر کی کہان تک بیان ہو کہ انکا سارا مذہب خوفنائی ہی سے پیدا ہوا ہے پس وعدہ آیہ نسبت تبدیل خوف کے امن سے جناب امیر مین کسوقت ظاہر ہوا کہ موعود من اللہ یہہ ہی ہون اور اور کوئی کہ جنکے حق مین وعدہ وفا ہوا اور اونکا خوف بدل گیا امن سے ہون۔

اقول حضرت یزید کے عہد مین اس سے ہی زیادہ دور دور ملکون مین عملداری اسلام تہی پہر اس سے کیا فائدہ نکلا اگر مولف صاحب حقیقت حال سے آگاہ ہوتے تو ضرور خیال کرتے خوف مومنین صالحین پر کہ ابوذر رضی اللہ عنہ اور عمار یاسر اور عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ اخیار صحابہ پر عہد حضرت عثمان مین کیا کیا مصیبت پڑی اور ہر مرد صالح کو کیا کیا اذیت دی گئی اور کس کس طرح اونکا ہتک کیا گیا اور منافقین اور فاسقین کو کسطرح جاگیرات و انعامات عطا ہوئے ان خلفا کی عملداری مین مومنین مخلصین کو ہمیشہ خوف رہا وہ زمانہ جسمین مومنین صالحین کا خوف جاتا رہا تہا زمانہ رسول صلعم تہا اور ان خلافتون مین کوئی زمانہ مومنین مخلصین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اہل بیت رسول رب العالمین کے خوف زائل ہونیکا نہین رہا۔ ان خلافتون
کی بابت صاف پیشین گوئی پیغمبر صلعم کی ہے۔
الائمۃ من القریش ابرارھا امراء ابرارھا وفجارھا امراء فجارھا پس
جمیع ابرار قریش علی مرتضیٰ کو اپنا امام مانتے رہے اور فجار غیرون کو سردار مانتے
رہے اور یہہ امر صریح عدم واقفیت سائل پر دال ہے کہ حضرت علی نے سیرت شیخین
اختیار کی جو شخص اوس زمانہ کے حالات سے واقف ہے خوب جانتا ہے کہ بقول
اہل سنت حضرت علی نے اس شرط پر کہ سیرت شیخین اختیار کرین خلافت قبول
نہ کی کیونکہ سیرت شیخین بدعت سیئہ تھی۔ حضرت عثمان نے کوئی قرآن جمع نہین
کیا یہہ بھی دلیل ناواقفی مولف کی ہے بلکہ قرآنون کو جلایا ہے۔ بدعت تراویح
کو حضرت علی نے کبھی جاری نہین فرمایا نہ متعہ کو بند کیا بلکہ متعہ کو منع کرنے والیکی نسبت
کفر کا فتویٰ دیا ہے اور صریحاً ظاہر ہے کہ جو شخص حکم خدا کا مخالف ہے وہ کافر ہے۔
قولہ۔ یعبدونني۔ ترجمہ عبادت کرینگے میری۔ عبادت کرنے کی نسبت جمیع خلفاء
راشدین کیطرف اور اونکے اتباع کیطرف ہے کہ جمع کے صیغہ سے ارشاد فرمایا ہے جہاد
کرنا کافرون سے یہہ بھی عبادت ہی ہے لیکن جناب امیر کو بطفیل صحابہ اور خلفا ثلثہ
بعد فتوحات اسلامیہ کے سامان ذکر الٰہی کا خوب میسر آیا چنانچہ چارون خاندانون
کو پہونچا ہے اور شیعۃ اللہ خاندانون مین نہین اور خلفاء راشدین مین ہونا جناب امیر کا
ثابت ہوگیا بزعم شیعہ موعود من اللہ ہونا جب ثابت ہو کہ جب جناب امیر مذہب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خاصہ علامت خلفاء ثلاثہ نہ کہتے ہون اور سنت و جماعت کے نزدیک کوئی مذہب خاصہ تقیہ
نہین رکہتی تہی بلکہ انہین ہی شامل تہی تو خلفاء راشدین اور موعودین اللہ دین یہی تہی اور
جو فضیلتین خلفاء راشدین کو اس وعدہ مین ثابت ہین وہ جناب امیر کو بہی ثابت ہین =

اقول - سبحان اللہ با این ہمہ دانش آپ ترجمہ قرآن مین بہی تصرف کرتے ہین
معلوم ہوتا ہے کہ آپکو ترجمہ کرنا ہی نہین آتا - مولوی جہانگیر خان صاحب کی اظہار
الہدیٰ سے نقل کیا ہے اور ہمنے شمس الضحےٰ مین اس ترجمہ پر اعتراضات کئی ہین
اوسکا کچہہ جواب مولف صاحب نے نہ دیا اور بکمال حیاداری سے ترجمہ مردودہ کو
پہر لکہدیا ان لوگونکو مطلق خدا کا خوف نہین کلام ربانی کی تحریف و تبدیل کرتے
ہین اور پہر دعویٰ مسلمانی ہے صحیح یہہ ہے کہ - عبادت کرین میری کیونکہ یعبدون
بصیغہ مضارع ہے اگر بصیغہ استقبال ہوتا اور یہہ معنے ہوتے کہ ایمان تو زمانہ گذشتہ
مین لے لئے ہین اور عبادت میری زمانہ آیندہ مین کرینگے تو اس سے معلوم ہوا
کہ فی الحال وہ سب تارک عبادت ہین اور کافر مشرک ہین پس جبکہ بصیغہ مضارع
ہے تو صاف معنی یہہ لکہے جاوینگے کہ اونکو چاہیئے کہ بعد اس میرے احسان کے میری
ہی عبادت کرین اور میری ذات مین کسیکو شریک نہ کرین اور اگلی آیت کے ترجمہ
سے صاف یہہ معنے سمجہہ مین آجاینگے - دیکہئے ترجمہ مین بہی تحریف کرنا بالکل ویسا ہی
گناہ ہے جیسا الفاظ قرآن مین تحریف کرنا ہے - پس جس گروہ کو قرآن مین تحریف
کرنیکا کچہہ خوف نہین اونکی اور کس بات کا اعتبار کیا جائیگا نعوذ باللہ من ذلک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور طرہ یہہ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور آپ ان آیات وعدہ کو فقط خلفاء کی شان مین نازل ہونا کہہ رہی مین یہان اتباع بہی شامل ہوگی اور غالب ہے کہ تہوڑی دیر مین ڈر کے مارے خلفاء کو قطعی ان آیات کے مصداق سے خارج کرینگے کیونکہ آخری آیت یہہ ہے ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون۔ اس آیت کے بموجب اون خلفاء موعود کو کافر اور فاسق ماننا پڑیگا۔ طرفہ تر یہہ ہے کہ موئلف صاحب فرماتے ہین کہ خلفاء راشدین مین حضرت علی جب داخل ہون جبکہ مثل مفرورین بدر اُحد وخیبر وحنین کی مذہب عامہ رکہتے ہون خدا نخواستہ حضرت علی ایسے خلفائے مین کیون معدود ہونے لگے ہین وہ تو خلیفہ اول بلافصل امام برحق نائب رسول ہین اور خلفاء آپکے یعنے سنیونکے بارہ امام یہہ ہین آبو بکر عمر عثمان معویہ یزید مروان عبد الملک ولید وغیرہ ہین۔

قولہ۔ لا یشرکون بی شیئا نہین شریک کرینگے میری ذات مین کسی ذات کو یہہ دلیل ہے اوپر خلفائی موعود من اللہ کے خاتمہ بخیر ہونے کے اور ابتدا ایمان سے لغایت جان بحق ہونے تک ثبوت ایمان اور لزوم کلمہ تقوی کے کس سبب کہ لفظ آمنوا وعملوا الصالحات کو بصیغہ ماضی بیان فرمایا ہی اور یعبدون اور لا یشرکون کو بصیغہ مضارع یعنے زمانہ حال و استقبال مین تعبیر کیا معلوم ہوا کہ تینون زمانے اونکے ایمان اور عمل صالح سے خالی نہین ہونیکی اور شرک بہی اون سے نہین ہونیکا

اقول یہہ بہی تصرف موئلف کا ہی اور صریحاً ترجمہ مین تحریف کی ہی جس سے کفر عاید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہی اسکا ترجمہ صحیح یہہ ہے کہ نہ شریک کرین میری ذات مین کیسکو اب یا آیندہ
گویا نہی ہے شرک سے نہ کہ پیشین گوئی اور طرفہ یہ ہے کہ خود ہی لایشرکون کو صیغہ
مضارع قبول کرتے ہین اور ترجمہ صیغہ استقبال مین لکہہ ہے ہین کہ یعنے یہہ لوگ
فی الحال تو مشرک ہین مگر آیندہ شرک سے توبہ کرلینگے اور ایمان زمانہ گذشتہ مین لے
آے ہین بہلا خدا اور رسول پر تہمت رکہنیوالا کبہی فضیحت ہونیسے یا پشیمانی سے بچ سکتا ہے
ہرگز نہین اگر مولف رسالہ باعزت شخص ہین تو لازم ہی کہ پہر کبہی ایسے ذلیل امور کا
ارتکاب نہ کرین ۔

مولف صاحب نے یہہ جو تحریر فرمایا ہے کہ یہہ آیت خلفا کے خاتمہ بخیر ہونیکی دلیل ہے
صریحاً غلط ہی کیونکہ خاتمہ کا حال اسکے اگلی آیت مین درج ہی یعنے ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ہم الفاسقون یعنے اللہ تعالے فرماتا ہی کہ جو شخص موعود حب بعد ایفائے اس وعدہ
کے کافر ہوجایگا تو وہ بہت ہی بڑا فاسق شمار کیا جایگا اہل انصاف غور فرماوین کہ
مولف رسالہ نے اس آیت کو جو حضرت ابوبکر سے منسوب کیا ہی اونکے اور اہل سنت
کے لئے کیا فائدہ پیدا کیا اور نیز جو ترجمہ مولف نے یعبدونتی ولا یشرکون بی
شیئا کا کیا تہا کہان درست رہا ۔

صریحاً تحریف ظاہر ہوگئی اور جو جو تاویلات اس بنیاد پر مولف نے لکہی تہی سب
غلط ہوگئین زمانہ ماضی کا ایمان اور عمل صالح اور زمانہ حال و استقبال کا عبادت خدا
وعدم شرک سب خاک مین ملگیا ۔ اور یہہ امر بہی تو غور طلب ہے کہ اگر خداوند تعالے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان لوگون کی نسبت یہہ پیشین گوئی فرماتا کہ یہہ لوگ میری ہی عبادت کرینگے اور میرا شریک کسی کو نہ گردانینگے تو اسکے بعد یہہ کیون فرماتا کہ اگر کوئی اسکے خلاف کریگا تو وہ بڑا فاسق ہے اس سے ظاہر ہوا کہ عبادت خدا و عدم شرک کی ہدایت سے پہلے زمانہ مین فقط اہل فضل و کمال تالیفات کیطرف متوجہ ہوا کرتے تھے لیکن فی زمانہ اس تصنیف و تالیف کے ایسے وباء عظیم پھیلی ہے کہ ہر شخص کو دعوئی تصنیف و تالیف ہو گیا حتیٰ کہ جن لوگون کو چار ورق کے رسالے مین یہہ تمیز نہین رہتی کہ ابھی چند سطور پیشتر ہم کیا لکھہ آئے ہین اور اب اوسکے برخلاف کیا لکھہ رہے ہین ۔

قولہ اور الزام کلمہ تقوےٰ عبارت اسی سے ہی جو فرماتا ہی اللہ تعالےٰ والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا ۔ یعنے لازم کیا اونکو کلمہ تقوی کا اور وہ تھے ہی اسکے لائق اور اہل اوسکے اور اس سے رد ہوا قول شیعون کا کہ ہمہ صحابہ مرتد شدند و از دین برگشتند ۔

اقول مؤلف نے بے خبر کو کچھہ خبر نہین حالانکہ اسی آیت کے رو سے صحابہ کا عدم ایمان ثابت ہو گیا کیونکہ کلمہ تقوے سے مراد حضرت علی مرتضیٰ ہین بموجب روایات صحیحہ اہل سنت کے اور جو لوگ ملازم کلمہ تقوے رہے وہ فقط اصحاب شیعیان علی ہین نہ کہ خلفا اور اونکے معاون لوگ کیونکہ وہ تو برخلاف کلمہ تقویٰ کے تھے اور ثبوت اس امر کا کہ کلمہ تقویٰ حضرت علی ہین یہہ ہے کہ حافظ ابو نعیم کہ محدثین اہلسنت ہین اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء مین روایت کرتے ہین ع

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ عہد الی فی علی عہداً فضلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فضلت سمعت فقال ان علیاً رابہ الھدی و امام اولیای و نور من اطاعتی وھو کلمۃ التی الزمنہا المتقین فمن احبہ احبنی ومن البغضہ البغضنی فبشرہ بذلک فبشرہ الخ پس ظاہر ہے کہ بعد وفات رسول صلعم جسوقت حضرت ابوبکر وعمر نے حق مرتضوی غصب کیا تو سب اصحاب آپ سے بدل گئے اور حضرت ابوبکر کے طرفدار ہو گئے بجز معدودے چند انصار اور فقراء مہاجرین کے مثل سلمان فارسی وابوذر غفاری وعمار یاسر و زبیر وعباس وغیرہم کے اور باقی اصحاب نے جبکہ روتابے کلمۃ اللہ سے کی ضرور کافر ہو گئے گو بظاہر طریقۂ اسلام پر چلتے رہے ہوں پھر شیعوں نے کیا جھنڈ بولا اور جبکہ شیعوں کا زور ہوا اور انصار کا فی حضرت مرتضی کو ہم پہونچے حضرت عثمان کو ہی بقول معٰویہ و بی بی عائشہ وغیرہ قتل کرادیا اور طلحہ و زبیر کو ہلاک کیا اور بہت بڑا گروہ صحابہ وتابعین کا ملازم کلمہ کا ہو گیا۔ پھر جو مولف نے بحث صحت ایمان و عمل صالح خلفاء کے آیت تمکین فے الارض سے کی ہی سراسر لغو ہے کیونکہ اگر خدا تعالے تصدیق ان لوگوں کی ایمان و عمل کی کرتا تو پھر یہہ کیوں فرماتا کہ انمین سے جو کوئی کافر ہو گا وہ بڑا ہی فاسق ہو گا۔

قولہ من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہ۔ اور جو کوئی کہ پھر جاویگا بعد اسکے پس وہ لوگ وہی ہین۔ بے حکم یعنے حکم الٰہی سے باہر ہو جانیوالے یعنے اللہ تعالے نے جب مسلمانوں کی دولت دی کہ جب پیغمبری او مٔنین آئی تو وہ ایمان لائے اور جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر نے اونکو احکام پہونچائے تو اونپر عمل صالح کیئے اور جب کافرون نے اونکو
اپنے وطن مین ایذا دی تو اونہون نے اوس وطن کو چہوڑ کر یعنے مکہ کو مدینہ مین
چلے گئے اور مدینہ والون نے اونکو مدد دی بشمول اونکے کافرون پر جہاد کئے اور
فتح پائی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترا اور دین کامل ہوا تا اینکہ کوئی خلیفہ
مسلط فے الارض یعنے بادشاہ ہوا تہا کہ تمکین اس دین کی ہوجاتی اور آسایش مسلمانون
کو حاصل ہوجاتی پہر بالبدل ایمان اور عمل صالح اور جہاد اور ہجرت اور ایذا اوٹہانے
کی کافرون سے وعدہ دیا کہ تمکو بادشاہت مع نیابت پیغمبری کے ہی ہوگی اور اوسکو
وفا ہی فوراً کیا یعنے بعد پیغمبری کے فوراً خلافت دیدی کہ اوسکے سبب تمام کافر تہ
تیغ ہوگئے یا اکثر کہ اکثر ہی حکم کل کا رکہتا ہے اور کیسی فتوحات ہوئین کہ دین تمام یا اکثر
ملکو مین پہونچ گیا پہر اوس دولت کو بعضے لوگون نے دولت نہ سمجہا اور اسمین تفرقہ
ڈالنے کو موجود ہوئے اور خلیفون پر بیہودہ اعتراض کرنے لگے پس خلفاء ثلثہ
اولین پر اعتراض کرتے کرتے رافضی ہوگئے یعنے اپنے امام زید ابن علی زین العابدین
ابن حسین ابن علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو میدان مین بمقابلہ خارجیون کے چہوڑ کر بہاگ
گئے وجہ اوسکی یہہ ہوئی کہ ایک شخص برا کہتا تہا ابو بکر صدیق کو اوسنے اقرار کیا کہ حضرت
فاطمہ زہرا نے ایک ہبہ نامہ ابو بکر صدیق کے سامنے پیش کیا تہا اوسپر گواہی علی مرتضے
اور ام ایمن اونکی بہن کی تہی سو ابو بکر نے یہہ ہبہ نامہ منظور نہ کیا کہ اسمین گواہی ایک
مرد اور ایک عورت کی ہے اور اللہ تعالے قرآن مین دو مرد یا ایک مرد دو عورتین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتا ہے حضرت زید شہید نے اوسکو جواب دیا کیا قباحت ہوئی اگر ابو بکر نے یہہ کہا
اُقر حل وَ اَمرہ نستحقینا کیا تم ایک مرد اور ایک عورت سے مستحق ہو جاؤ گے اگر یہ
معاملہ میرے پاس آتا تو مین بہی یہہ ہی جواب دیتا تو شیعون نے جو حضرت زید شہید
کے ساتہہ یہہ سمجہہ لیا کہ یہہ ہمارے کسی اعتراض کو نسبت خلفا ثلاثہ کے لگنے نہین
دینگے پس اونکو میدان مین چہوڑ کر فرار کر گئے حضرت زید نے یہہ کہا ترفضنا وہم
الروافض یعنے چہوڑ دیا ہمکو اور وہ لوگ رافضی ہین۔ اور طبرانی اور ذہبی مین ہے
کہ ابراہیم بن حسن ابن حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے اپنے باپ سے اونہون نے
اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ فرمایا علی بن ابیطالب نے ظاہر ہو گی آخیر زمانہ
مین ایک قوم کہ نام رکہی جائیگی رافضی چہوڑ دینگے اسلام کو اور دارقطنی مین علے
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلد ایک زمانہ آویگا
بعد میرے ایک قوم آویگی لقب کیا جاویگا اونکا رافضی پہر اگر تو پاوے اونکو قتل کر
اونکو کہ وہ مشرک ہین کہا مین نے یا رسول اللہ کیا علامت اونمین ہوگی فرمایا
زیادتی کرینگے تجہہ مین وہ چیز کہ تجہہ مین ہوگی اور ایک روایت مین یہ اور آیا ہے
کہ وہ ظاہر کرینگے محبت ہماری اہلبیت کی اور نہین ہونگے ایسے اور سیرت اونکی
یہہ ہے کہ برا کہینگے ابو بکر و عمر کو اور حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ سے ایسے ہی ثابت
ہوا ہے پس ثابت ہوا کہ مصداق من کفر بعد ذالک کے یہہ لوگ ہین اور بعضے
لوگون نے جناب امیر سے پوچہا کہ ہم ابو بکر صدیق کے ساتہہ ہو کے کافرون سے لڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور غنیمتین پائی اور بندیون پہ کاربند ہوئے ایسے ہی عمر خطاب کے ساتھ ہوکر کافرون سے
لڑے اور غنیمت وسبی ہمارے ہاتھ آئین اور اسیطرح عثمان غنی کے ساتھ ہمکو اتفاق
ہوا اور جس دن سے ہم تمہارے ساتھ ہوئے اور امیر معاویہ سے لڑائی کا اتفاق ہوا
تمنے ہمکو غنیمت وسبی سے بالکل محروم کردیا وجہ کیا ہی جناب امیر نے فرمایا کہ اتفاق لڑائی
کافرون سے ہوا ہی اور مجھکو اتفاق لڑائی کا باغیون سے ہے اور یہہ گروہ ہمارے بھائی ہین
باغی ہوگئی ہین ہمسے نہ کافر ہین نہ فاسق بسبب حرمت اسلام اور ایمان کے انکی غنیمت
وسبی جائز نہین ہوسکتے اعتراض کیا کہ اونکو قتل کیون کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ من قتل مومنا متعمداً فجزاؤہ جہنم یعنے جو کوی ماریگا
مومن کو قصد کرکے تو جزا اوسکی جہنم ہی فرمایا اس سے مراد بحیثیت ایمان مارنا ہی یعنے بسبب
ایمان کے قتل کرتے ہون تو جزا اونکی دوزخ ہی ہم اونکو بسبب ایمان کے نہین قتل
کرتے بسبب بغاوت کے قتل کرتے ہین اور یہہ قتل کرنا بسبب بغاوت یا قصاص
یا قزاقی یا تعزیر وغیرہ مین مسلمانون مومنون کو ہمین جائز ہی اور لڑنا درست
خارجیون کی یہہ بات سمجھہ مین نہ آئی اور رافضیون کیطرح دین سے پلٹ گئے
اور لڑنے پر آمادہ ہوئے اور خلیفہ رابع سے پھر گئے یہہ لوگ سب من کفر بعد
ذلک فاولئک ھم الفاسقون مین داخل ہین اور شیعہ جناب امیر کو خلافت
خلفاء ثلثہ سے پھرا ہوا بتلاتے ہین وعبد من کفر کو جناب امیر پہ لازم کرتے ہین
کہ جناب امیر ہمیشہ ان سے بغض رکھتے تھے اور تقیہ مین زندگانی گذرانتے تھے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول کفران نعمت خلافت کے کرنیوالون مین اور خلفا ثلثہ کے نہ ملنے والونمین اور
اس دولت عظمی سے محروم ہونیوالون مین اور ناشکری کرنے والون مین جس
ناشکری پر تصریح اللہ تعالے نے فاولئک ہم الفاسقون کر رکہی ہتی پیرایہ دوستی
کے لاکہہ دشمنون سے زیادہ کام کرتے ہین ایسا زیادہ دشمن کوئی جناب امیر کا نہین
ہے کہ اونکے دین کے بہی دشمن ہین اور دنیا کے بہی کہ عاجز اور مغلوب ہمیشہ اونکو دنیا
مین بتاتے ہین اور اون دین دارون مین جو لوگ تابع قرآن وحدیث وصحابہ رسول اللہ
اور دین اسلام کے جاری کرنے والے اور کفر کو جہان سے دور کرنے والے اور
اصل اہل السلام عبارت اونسے ہی ہی اور فتوحات اسلامیہ عبارت فتوحات صحابہ سے
ہے جو اونکو کافرون پر ہوئین ایسے لوگون سے جناب امیر کو پہرا ہوا اور چہپانیوالا
مذہب خاصہ اہنی کو بتلاتے ہین۔

اقول سبحان اللہ اب بجائے خلفاء کے جملہ مسلمان آگئے انہی سے مراد ہے۔ انچہ دانا کند
کند نادان ہ لیک بعد از حصول رسوائی ہ اب مولف صاحب فرمائین کہ وہ پہلی تفسیر
وتاویل کہان گئی کیون نہین یہ آیت کے مصداق حضرت ابوبکرؓ کو بتاتے بہلا اب یہ گریبہ
اونکا کب ممکن ہوگا اگر یہ آیات ابوبکر کی شان مین ہین اور ابوبکر سے ہی بقول آپکے
وعدہ کیا گیا ہے تو اس حکم سے ابوبکر کیونکر خارج ہوسکتے ہین دیکہیے جہالت کا یہ نتیجہ
ہوتا ہے کہ تہوڑی ہی دیر بعد وہ سب تفسیر وتاویل مولف صاحب بہول گئے اور
ان آیات کے مصداق مخالفان خلفاء کو بتلانے لگے ایسے خام مناظرہ کی تحریر کا جواب

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینا بھی ننگ و عار سے خالی نہین مگر مجبور کیا کیا جائے سفارش زبردست ہوئی
کہ جواب لکھنا پڑا۔ مولف نے جو امامت زید بن علی کا ذکر کیا اسمین بھی مولف کی
ناواقفی ثابت ہوئی کہ شیعیان مخلصین اہل بیت پیغمبر نے حضرت زید کو کبھی اپنا امام
نہین کیا بلکہ بعض اجلاف کوفہ مثل غوغائیون کے اونکے ساتھہ ہوگئے تھے متابعین
مین سے جو اونکو امام مانے ہوئے تھے اور جو اونکو چھوڑ کر بھاگے ہین بڑے رئیس
اونکے تو حضرت امام ابو حنیفہ کوفی اور اونکے پسر حماد اور اکثر عزیز و اقربا اونکے تھے
یہہ ہی لوگ بوجہ عداوت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضرت زید کے ساتھہ جمع
ہوگئے تھے اور حضرت زید کو خروج پر آمادہ کردیا اور مطلب ان مفسدون کا امامت
حضرت زید سے یہہ تھا کہ کسیطرح مذہب شیعہ مین رخنہ ڈالا جائے یعنے حضرت زید
بطمع خلافت سب لعن اصحاب ثلثہ پر کرنا چھوڑ دین اور عوام پر ظاہر ہوجائے
کہ اکابر اہل بیت اصحاب کا سب و طعن جائز نہین جانتے ہین جیسا کہ خلفاء عباسیہ
نے بطمع خلافت طریقہ آباو اجداد کو چھوڑ کر تسنن اختیار کیا تھا مگر حضرت زید نے
یہہ بھی نہین کیا وہ برابر تبرائی شیعہ تھے مگر بوجہ اعانت ابو حنیفہ اور اونکے
گروہ کے فقط تسلط حاصل کرنے کے لئے یہہ مشہور کردیا کہ حضرت زید اصحاب کو برا
نہین کہتے حالانکہ بموجب عقیدۂ زیدیہ حضرت علی مرتضیٰ خلیفہ بلافصل ہین خلافت
رسول صلعم سوائے اہلبیت پیغمبر یعنے علی و آل علی اور کسیکا حق نہین پس جبکہ یہہ عقیدہ
حضرت زید کا تھا تو پھر تبرائی شیعہ ہونے مین کیا کلام رہا یعنے جبکہ وہ اصحاب کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تسلیم کرچکے کہ اصحاب ثلاثہ نے بغیر کسی حق کے خلافت کی تو غاصب حق اہلبیت
اور ظالم ثابت ہوگے اور اسی عقیدہ کی وجہہ سے معاونان حضرت زید جنکو شیعہ
زیدیہ کہتے تھے کہ اکابرین مین جس گروہ کے امام ابو حنیفہ تھے جواب اہل سنت کی
امام فقہ ہین حضرت زید کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اگر لفظ رافضی حضرت زید نے
کہا تو اپنی گروہ کو کہا نہ کہ شیعیان حضرت جعفر صادق کو اور شیعہ زیدیہ وہ لوگ تھے
جواب سنی کہلاتے ہین یعنی ابو حنیفہ خود زیدیہ تھے اور یہہ ہی وجہہ ہی کہ متاخرین اہل سنت
نے امام ابو حنیفہ کو عقائد مین اپنا پیشوا نہین مانا بلکہ فقط فقہ مین پیشوا مانا ہی اور عقائد
مین تمام حنیفہ ابو منصور ماتریدی کو اپنا پیشوا بنائے ہوئے ہین جیسے شافعیہ ابو الحسن
اشعری کو پس اس اعتبار پر اطلاق لفظ رافضی امام ابو حنیفہ اور اونکے پسر حماد اور
اونکے باقی جماعت پر جو حنیفیہ کہلاتے ہین عاید ہوا نہ کہ شیعہ اثنا عشریہ پر۔
اور غور بھی تو کرنا چاہیئے کہ تمام اکابر علمائے اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے آئے
ہین کہ حضرت زید اور اونکے متابع جو زیدیہ کہلاتے ہین وہ اصحاب ثلثہ سے تبرا
نہین کرتے اور اونکا گروہ اسیوجہ سے اہل سنت کے نزدیک ممدوح سمجھا جاتا ہی
اور ظاہر ہی کہ اونکا گروہ تھا جو اونکو امام برحق مانے ہوئے تھا اور اصحاب ثلثہ سی
تبرا نکرتا تھا پھر اس بات کو کون بیوقوف تسلیم کریگا کہ اونکے گروہ کے لوگ اسوجہ سے
چھوڑ کر چلے گئے کہ وہ اصحاب ثلثہ پر تبرا نہین کرتے کیونکہ بہرحال اوس گروہ کا عقیدہ
لڑائی سے پیشتر اپنے امام کی نسبت قائم ہو چکا تھا بہرحال صحیح یہہ بات تھی اونکے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متابعین کو یہہ دہوکہ ہوا تہا کہ حضرت زید برخلاف اپنی باپ اور بہائی اور بہتیجہ کے
اصحاب ثلثہ سے تبرا نہین کرتے ہین مگر جبکہ اونکو یہہ معلوم ہوا کہ ہمارے امام تو
خلافت ثلثہ کو ناجائز سمجھتے ہین اونکو تنہا چہوڑ کر بہاگ گئے اور وہ لوگ زیدیہ مذہب
کے تہے یعنی برخلاف امام جعفر صادق علیہ السلام کے اونہون نے حضرت زید کو امام
گردانا تہا اونسے اور شیعیان جعفریہ سے کیا نسبت پس جو کچہہ مولف نے استدلال کیا
ہی روایت طبرانی اور ذہبی پر اون روافض سے مراد ابوحنیفہ اور دیگر حنفیہ ہین نہ
جعفریہ طبرانی نے شیعہ اہل بیت کی نسبت وہ روایت لکہی ہی جو ابہی آیندہ ہم مذکور
کرینگے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ بہشت مین جاتے وقت ہمارے شیعہ راست وچپ
ہمارے ہونگے = اور مولف نے جن لوگون کی یہہ سیرت بیان کی ہی کہ برا کہینگے وہ ابوبکر
وعمر کو اور اسوجہ سے اونکو برا سمجہا ہی یہہ مولف کا صریح کفر ہے کیونکہ صحابہ کو برا کہا ہی
خدا و رسول نے اور خدا و رسول کو برا کہنے والا کافر ہے ان صحابہ کی دشمنی خدا و
رسول سے بخوبی ثابت ہی دیکہو قرآن مجید مین بہ تفسیر آیت وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا۔ ذکر
اصحاب عقبہ کہ جنکی نسبت فرمان نبوی صحیح مسلم وغیرہ مین درج ہی کہ شتر کا سوراخ
سوزن سے گذرنا آسان ہی مگر ان صحابہ کا بہشت مین جانا دشوار اگر زیادہ صراحت
اسکی مطلوب ہو تو دیکہو روضۃ الاحباب جلد اول مین ذکر واپسی غزوہ تبوک کو اور
اگر مولف کو شمولیت اصحاب ثلثہ سے اس زمرہ اہل عقبہ مین کلام ہو تو اونکے نام
ارشاد فرمائین کہ کون کون اصحاب تہے ۔ پہر بوقت تیاری لشکر اسامہ رسول صلعم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا کہ طیاری کرو لشکر اسامہ کی اور جو کوئی اوس لشکر سے تخلف کریگا اوسپر خدا کی لعنت ہوگی پس دیکھو اپنی تواریخ کو کہ ان اکابر مہاجرین مین سے رسول صلعم نے کس کس کو اُسامہ کے لشکر مین نامزد کیا اور کس کس نے تخلف کیا سبکے نام بنام روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت اور مغازی واقدی مین درج ہین دیکھہ لو اسبات کو بہی اور اطمینان کرلو کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ دونون نے اس لشکر کی مخالفت کی ہی اور حدیث لعن کو عبدالکریم شہرستانی کی ملل و نحل سے تحقیق کرلو - آخر وقت تک رسول صلعم ان دونون سے ایسے سخت ناراض رہی کہ انکو اپنے مکان سے باہر نکلوا دیا اور پہر اپنے پاس اور مکانمین گہسنے ندیا دیکھو صحیح بخاری مین خطاب حضرت پیغمبر صلعم کا حضرت عمرؓ وغیرہ سے قوموا عنی - یعنے نکل جاؤ میرے پاس سے - اگر اس لعنت اور نکلوا دیئے جانے پر بہی غیرت نہ آوے تو بڑی بے شرمی ہی - جو کچہہ شیعیان اہلبیت کی تعریفین احادیث صحیحہ مرویہ اہل سنت مین ہین سب مشہور و معروف ہین دیکھو خطاب خیر البریہ فقط شیعون کے لیئے ہی اور امت محمدی مین سے فقط شیعیان اہل بیت کا بہشت مین جانا منصوص ہے اور کوئی سُنی وغیرہ بہشت کی صورت نہ دیکھیگا جب تک کہ شیعہ اہل بیت نہو جائیگا -

مولف کہتا ہی کہ حضرت امیر نے معاویہ کے ہمراہیون کو باغی بتلایا ہی یعنے خلیفہ چہارم سے پہر گئے اور خارجیون کی نسبت یہی خلیفہ چہارم سے پہر جانا لکہا اور ان سبکو مصداق من کفر بعد ذالک مین درج کیا یعنے معٰویہ اور اوسکے ہمراہی بہی مثل خوارج کے کافر تہے یہانتک تو ٹہیک لکہا کیونکہ مفسرین اہل سنت کی بہی یہہ ہی رائے ہے کہ مصداق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول اس آیت کے حضرت عثمان کے قبیلہ وغیرہ ہوئی جیساکہ تفسیر حسینی مین درج ہی
مگر معلوم کہ اون حضرات موعود من اللہ کو اس موقعہ پر کیون بہول گئے اونکی مصداق
ہونیکی بابت تو مولف صاحب نے بہت سے صفحات سیاہ کیئے تہے پہر یکایک اون کو
کیون خارج کیا ہی اور بجائے اونکے حضرت علی کو کیون اس فقرہ کا مصداق بنایا
یہہ تو ایمانداری کے بالکل خلاف ہی کہ پہلے پہلے تو ان آیات کا مصداق حضرت ابوبکر
کو بتلاتے چلے آئے اور جا بجا حضرت علی کا انکار کیا اور جب وعدہ کا نتیجہ نکلا وہان
موعود من اللہ کو چہوڑ گئے لیکن مولف کی اس ہٹ دہرمی سے کیا ہوتا ہی جاننے
والے جان گئے اور پہچاننے والے پہچان گئے گویا خود مولف صاحب کے منہہ سے
اقرار ہو گیا کہ من کفر بعد ذلک کے مصداق حضرت ابوبکر و عمر و عثمان ہین حق تو کبھی نہین
چہپتا مولف نے بہت کچھہ چہپایا مگر آخر زبان پر جاری ہوا اور حضرت علی کی نسبت
جو کلمات نازیبا مولف نے لکہے یہہ بہی اونکی عقلمندی ہی کیونکہ اونہون نے جن
لوگون سے ایسے خطاب کیئے ہین وہ اتنا کچھہ لکہہ سکتے ہین کہ مولف صاحب چیخ
اوٹہین اور میدان چہوڑ کر بہاگ جائین پہر کبہی منہہ نہ ملائین مگر معلوم ہوتا ہے کہ
عقل کی بہت کوتاہی ہی یہہ وہی نقل ہے کہ۔ بیل نہ کودا کودی گون۔ یہہ تماشا
دیکہے کون۔ یہہ تو صریح ظاہر ہی کہ مولف نے یہانتک بیغیرتی اختیار کی ہی کہ نہ اوسکو
خدا سے شرم ہی نہ رسول سی علی مرتضیٰ سے تو کیا ہوتی جاہل کو یہانتک خبر نہین کہ
خلفائے ثلثہ حضرت علی سی پہر کر کافر ہو گئے حضرت اون سے کیا پہرتے وہ لوگ کس شمار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطار مین تہے کیا خدا نے اصحاب ثلٰثہ کی تابعداری کا حکم کیسکو دیا تہا یا رسول اللہ نے فرمایا تہا بلکہ خدا تعالےٰ نے تو اصحاب ثلٰثہ اور دیگر اصحاب کو یہہ حکم دیا ہی کہ تم علی کو مثل میرے اور رسول خدا کے اپنا ولی سمجہو اور رسول اللہ نے بہی ان صحابہ کو یہہ ہی حکم دیا کہ علی کو مثل میرے اپنا مولا اور ولی اور آقا ورامام سمجہو اور پہر اونکو صاف جتلادیا کہ میرے بعد تم میرے اہلبیت سے تمسک نکروگے تو گمراہ ہو جاؤ گے صدہا احادیث رسول خدا کتب اہلسنت مین اس قسم کی مروی ہین کہ اصحاب ثلٰثہ کو حکم اطاعت اور تمسک اور پیروی اہلبیت کا دیا گیا اور یہہ امر ظاہر ہے کہ اصحاب ثلٰثہ اون تمام احکام سے منحرف ہو گئے اور بموجب مسلمہ اہل سنت گمراہ ہو گئے ؎

مولف کی بصیرت نے کچہہ خیال اس امر کا نہ کیا کہ حضرت علی سے کسی کا پہر جانا یا حضرت علی کا کسی سے پہر جانا ایک ہی مضمون ہی خربوزہ اگر چہری پر پڑا تو خربوزہ کا نقصان اور اگر چہری خربوزہ پر پڑی تب بہی خربوزہ کا زیان ہی حضرت علی کا اصحاب ثلٰثہ سے منحرف ہو جانا جو لکہا ہے اسمین مولف نے کوئی بات پیدا نہین کی بلکہ اور زیادہ اصحاب ثلٰثہ کی حقارت پیدا کی یعنے بہر حال چہری کا خربوزہ پر پڑنا زیادہ کاٹ کرتا ہی بہ نسبت اسکے کہ خربوزہ چہری پر گرے ایسا ہی جو شخص حق سے منحرف ہو تو یہہ بہی کہا جائیگا کہ حق سے منحرف ہو گیا مگر ویل اور عذاب الیم ہے اوس شخص کے لیئے کہ جس سے حق منحرف ہو جاوے یہہ ہی وجہ تو تہی کہ حضرت عثمان کو کسی جگہہ پناہ نملی حضرت ابوبکر و عمر تو حق سے منحرف ہوئے تہے مگر حضرت عثمان سے حق منحرف ہو گیا تہا ؛

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قولہ اور وہ مذہب خاصہ کسی قرآن اور حدیث اور قول صحابہ رسول اللہ سے ماخوذ
نہین ہے خاص نکلا ہوا اونکا بتلاتے ہین ایسا دین جو خلاف قرآن کلام الٰہی اور
حدیث رسالت پناہی اور اجماع صحابہ اور تابعین کے ہوگا کسیطرح رائے سلیم
اوسکو باور نکریگی اور سب بارہ امامون کو بہی یہہ ہی نسبت کرتے ہین جو جناب
امیر کو مذکور ہوئی کہ وہ بہی ہمیشہ تقیہ مین رہے اور اپنے دین کو چہپاتے رہے اور
غرض اونکی یہہ ہی کہ صحابہ پر تہمت غصب خلافت اور التباس دنیا اور عداوت اولاد
رسول اور ارتداد کی قائم کرکے دین خدا اور رسالت رسول اللہ کی بیخ کنی کیجئے
کس سبب قرآن جو نازل ہوا ہی اول زبان صحابہ پر تہا بعد کو جو اجماع ہوا ہے
زبان صحابہ سے نقل ہو کر ہوا ہے قرآنکا اعتبار نرہیگا اور حدیث جو نقل ہوئی وہ
بہی زبان صحابہ ہی سے نقل ہوئی تو حدیث کا اعتبار نرہیگا اور قرآن وحدیث یہہ ہی
اصل اصول اہل اسلام کے ہین ان دونون کا استیصال کیجئے آگے دور خلافت
خلفاء مین کہ تمام دین ممکن و مضبوط ہوا اور تمام فتوحات کفر و عجم سے انکو میسر ہوئین
اور گروہ اسلام عبارت اونہین سے ہے اوسکو کہہ دیا کہ یہہ گروہ دنیا دار تہی واسطے
اہل اسلام کے بہشت اور سزا کافرون کی دوزخ مرتب ہوگی ان گروہ اسلام کو
اہل اسلام نہ قرار دینا اور دنیا دار بتانا ایسا ہی جیسے آفتاب پر خاک اوڑادی کہ آفتاب
چہپ جاوے آفتاب تو نہین چہپنے کا وہ جتنی دہول ہوگی تمہارے اوپر ہی آویگی
فلک کا تہوکا حلق مین آویگا معلوم ہوا کہ گو وہ دشمن ہین اہل اسلام کے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھلے دشمن ہین غرضکہ اہل اسلام کے اجماع کو یون باطل کرتے ہین و للہ الحجۃ البالغہ
اور واسطے اللہ کے حجت پوری ہی وہ پوری حجت ایک تو قرآن ہی دوسری حدیث
رسول اللہ تیسرے اجماع امت ان تینون کو اپنے اوپرسے یون دفع کیا آگے
دور امامت رہا اور اونکے ذمہ تہمت تقیہ کی رہکر اقوال اونکے کو بالکل بے اعتبار
کردیا ہی کہ یہہ ظاہر مین بالکل مذہب عامہ کے دین پر رہتے تہے اور باطن مین
بالکل مخالف تہے جو کام منافقون کا ہوتا ہے وہ اونکے ذمہ پر ثابت کرتے ہین
جو قول ظاہر مین اونکے ہوئے وہ تقیہ تہے پس حجت الٰہی جو امامت سے متعلق ہی
اوسکو یون باطل کیا ہی اور اگر کہہ گئے کہ قول آئمہ کا سب سند ہی تو اپنے دین کو کہو
بیٹھینگے اور تقیہ کی جڑ اور بنیاد سب بالکل اوکہڑ جاینگی اور تسلیم علی مرتضی خلافت
خلفا ثلثہ کی بالکل ثابت ہو جاویگی مذہب شیعون کا بالکل رد ہو جاویگا وَ مَا
علینا الا البلاغ، جو کوئی اس تحریر کو سمجہہ لیگا بشرطیکہ اوسکے دلمین ایک
ذرہ ایمان کا ہوگا شیعہ نہین رہیگا اور سب گروہ اسلام تابع ہو جاویگا اور جو بالکل
اوسکے دلمین کفر ہی بسا ہوا ہوگا تو نہین ماننے کا۔ ان ہو الا تذکرۃ المتقین۔

اقول مذہب قرآن اور حدیث پیغمبر اور اخبار ائمہ اہل بیت سے تو ماخوذ ہو سکتا
ہی لیکن صحابہ سے مذہب کو کیا علاقہ صحابہ خود محتاج ہدایت اہل بیت پیغمبر کی ہتی
اور اکثر اونمین سے بسبب عدم تمسک اہل بیت پیغمبر گمراہ اور خارج از دین ہو گئے
بہت سے اونمین مثل اصحاب عقبہ ایسے ہین کہ جنکا بہشت کی صورت دیکہنا ہی حرام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت سے ایسے ہیں کہ رسول خدا نے اونپر لعنت کی مثل اصحاب متخلفین جیش اسامہ بہت سے منکرین آیتہ۔ ولیکم اللہ و آیتہ مودت و آیتہ بلغ ما انزل اور بہت سے منکر حدیث ثقلین اور اکثر منکر ولایت علی ہین پہر اونکے اقوال سے اخذ کیا ہوا مذہب شیطان کا مذہب ہوگا اب رہا یہہ امر کہ مذہب خاصہ کیا ہی وہ مذہب شیعیان اہلبیت پیغمبر کا ہے جسکے نسبت پیغمبر صلعم کا ارشاد ہی بوقت نزول آیتہ خیر البریہ کے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اے علی خیر البریہ تم اور تمہارے شیعہ ہین اور وہ قیامت کے دن شیعیان علی راضی راضی خدا کے روبرو آئینگے اور طوبیٰ اونکی لئے ہوگا اور مخالفین جنمین اکثر صحابہ وغیرہ اور مذہب عامہ کے لوگ شامل ہین مغموم آئینگے ایسے کہ خدا اونپر غضبناک ہوگا اور وہ جہنم کی آگ مین ڈالے جائینگے۔ دیکھو صواعق محرقہ خود کے صفحہ ۹۹ مطبوعہ مصر کو کہ اوسمین درج ہی الایۃ الحادی العشر قولہ تعالےٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک ہم خیر البریہ۔ اخرج حافظ جمال الدین الذرندی عن ابن عباس ان ہذہ الایۃ لما نزلت قال صلعم لعلی ھو انت وشیعتک تاتی انت وشیعتک یوم القیامہ۔ وتاتی عدوک غضبا مقمحین اور دوسری روایت ہی وخیر السابقون الی ظل العرش یوم القیامہ طوبیٰ لہم۔ قیل ومنھم یا رسول اللہ قال شیعتک یا علی ومحبوک داگر کوئی حدیث ایسی شیعیان حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کے لئے مولف صاحب تلاش کردین تو خیر ورنہ پہر منہہ نہ دکہلائین) امام احمد بن حنبل مناقب مین روایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر گئے ہین قال صلعم لعلی اما ترضی انک معی فی الجنہ والحسن والحسین و ذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا = فرمائین تو مولف کہان گئے اونکے اصحاب کدھر تشریف لے گئے خلفاء دیکہو وہ عشرہ مبشرہ کی موضوعی روایت کسطرح ساقط اور خارج ہوئی ۔ اخرج الطبرانی انہ صلعم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا ۔ مولف نے جو یہہ لکہا ہی کہ اول قرآن جو نازل ہوا تہا وہ صحابہ کی زبان پر تہا بعد کو زبان صحابہ سے جمع ہو کر نقل ہوا ہے اسحالت مین قرآن پر نامعتبری کا سخت حملہ ہی کیونکہ جیسا ہم اوپر ثابت کر آئے ہین اصحاب مین بہت سے کافر و مرتد و منافق اور فاسق بہی تہے خدا و رسول کی صریحًا نافرمانی کرتے تہے مولف کے نزدیک رسول صلعم کچہہ شئے نہین رہے قرآن بہی صحابہ پر نازل ہوا اور مذہب بہی اونکا ہی ایسے لوگونکے کافر ہونے مین کیا کلام ہے ۔ اہل سنت کے کتب احادیث موضوعہ سے پُر ہین اور خود بہی تسلیم کرتے ہین کہ صحابہ و تابعین مین اکثر وضاع حدیث بہی گذری ہین صحابہ مین سے کوئی معصوم نہین کہ جسکے قول پر خواہ مخواہ اعتبار کیا جائے اہل سنت کے پاس دلکے حال کی تحقیق کرلینے کی کوئی مقیاس نہین کہ جس سے اونکو یقین ہو جاوے کہ فلان صحابی مومن ہتا یا منافق تہا اور جو شناخت مومن و منافق کی رسول صلعم نے بیان کی ہتی او سپر اہلسنت کا عمل نہین یعنے جو شخص جہاد مین لڑائی کیوقت بہاگ گیا وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منافق ہی یا جسنے حضرت علی سی بغض رکہا وہ منافق ہی پس صحابہ کی نسبت اول یہ تحقیقات
ضروری ہی کہ وہ مومن تھے یا منافق لیکن اسکی کچہہ تحقیقات نہین کی گئی اور علی العموم منافقین
کی روایات سے مذہب کو قائم کیا ہی ایسا ہی اجماع کا حال ہی کہ جب وہ اجماع مومنین اور مخلصین
صحابہ کا نہین ہی بلکہ اکثر منافق ہی اوسمین ہین تو اوس اجماع کی باطل و ناحق ہونے مین کیا کلام
ہی اور شروع سے ہی بعد رسول خدا صلعم جسقدر اجماع ہوئے میرے نزدیک تو سب باطل اور ناحق ہین
مثل اجماع سقیفہ و اجماع شوری و اجماع بر خلافت معویہ و اجماع بر ولیعہدی یزید و اجماع بر خلافت
و بیعت یزید و اجماع بر قتل نور العین رسول الثقلین و اجماع بر خلافت ابن زبیر و اجماع بر خلافت
مروان و آل مروان۔ اہلسنت مین سے جو لوگ اہل انصاف ہین وہ بہی ضرور اقرار کرینگے کہ یہ سب
اجماع باطل و ناحق ہین پس ایسی لوگون کے اجماع سے جو مذہب اخذ کیا گیا ہو وہ کیسے حق ہو سکتا
ہی پہر مولف نے خدا تعالی کے حجت ایسی اجماع کو قرار دیا ہی یہہ قول مولف کا ازراہ جہل و
نادانی ہی وہ نہین جانتا کہ حجت خدا اسکو کہتی ہین اگر اجماع امت حجت خدا ہوتا تو فرعون اور
نمرود اور شداد نعوذ باللہ معبود برحق متصور ہوتے اور کیا بعید ہی کہ مولف کا یہہ ہی مذہب ہو
کیونکہ جب وہ خود جانتی ہین کہ تمام گروہ فرعون اور تمام تابعین نمرود اور تمام قوم شداد نے فرعون
نمرود شداد کو معبود قرار دے لیا تہا اور پہر اونکا یہہ عقیدہ ہی کہ اجماع امت حجت خدا ہی تو ضرور
ثابت ہو گیا کہ مولف کے نزدیک فرعون شداد نمرود اونکی معبود برحق تہے اور اگر اون اقوام کے
اجماع کو حجت نہ گردانین تو اپنی قوم کے اجماع کو کس دلیل عقلی سے حجت گردان سکتے ہین۔ دیکہو
حجۃ اللہ سوائے پیغمبر اور امام کے کوئی شخص نہین ہو سکتا اور اسکے مخالف عقیدہ رکہنے والا صریحاً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کافر مطلق ہی۔ اب رہا دور خلفا رکا اگر حضرت سینہ با بلاق کہین مگر وہ لیکن ضرر تو کمان کہتی ہین کہ حضرت عمر خطاب کو بہی ابو لولو نے حضرت علی کی اشارہ سی قتل کیا اور حضرت عثمان کو قتل کرا کر مٹی بہی خراب کرائی نعش کو ڈگور و کفن ڈال رکہا مگر پہر ہم وہ ہی کہتی ہین کہ خربوزہ کا ہی نقصان ہے چہری کا کچھہ نقصان نہین ❊

خاتمہ۔ یہہ مولف کو اپنی ضلالت نامہ پر فخر و ناز ہی ہی بخدا مین سچ کہتا ہون کہ اگر محکومیہ اصرار اپنی دوست مکرم کی ہوتی ہرگز ہرگز ان جاہلانہ تحریر کی جواب مین اپنا وقت ضائع اور شیخ سعدی کی قول پر عمل کرتا شروع سی اخیر تک سارا رسالہ جہالت کی دلائل اور چہر توحید بہرا ہوا ہی اور معلوم ہوتا کہ سائل کو مستورات کی صحبت زیادہ رہی ہی کہ ساری کتاب طعن و تشنیع پر ہی اور کچھہ خیال نہ کیا کہ ہم کس سے الجھہ رہی ہین اگر دوسرا شخص ترکی بترکی جواب دیگا تو حضرت وقت ہوگی غرض یہہ ہی کہ جسطرح شیطان کو اپنی افسون اور وسوسات پر دعوی ہی اوسیطرح اس ضلالت نامہ کی کاتب کو بہی اپنی کذب و مخترعات پر ناز ہی اور طرفہ یہہ ہی کہ مولف صاحب اپنی چہر توحید کا نام حجۃ البالغہ رکہا مگر ہمنے بہی اونکی حجت بالغہ کے لیئے یہہ حجت با ہم پہونچایا ہے جو ایکدم سے سائل کی ساری حجت بالغہ اور تمام نتائج افکار کا ازالہ کر دیگا اسی لیئے ہمنے اس رسالہ کا نام تبلیغ البالغ رکہا ہے۔

تمت بالخیر

مطبوعہ ماہ ستمبر [illegible]ع

SALAR JUNG ...
(Oriental Secti...
URDU PRINTED ...
Acc ... No ...